نعتیہ دیوان

سامانِ بخشش

شہزادۂ اعلیٰحضرت، علامہ
مولانا مصطفےٰ رضا خان نوری علیہ الرحمہ

سامانِ بخشش

نعتیہ کلام

مفتی ءاعظم ہند، شہزادہ ءاعلیٰ حضرت،
مولانا مصطفےٰ رضا خاں نوری رحمۃ اللہ علیہ

پیش کش:
اعلیٰ حضرت نیٹ ورک
برائے:
www.alahazratnetwork.org

نام کتاب : سامان بخشش
تصنیف : مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خان نوری رحمۃ اللہ علیہ
کمپوزنگ : راؤ فضل الٰہی رضا قادری
ٹائٹل : راؤ ریاض شاہد رضا قادری
زیر سرپرستی : راؤ سلطان مجاہد رضا قادری
ای۔میل : fikrealahazrat@yahoo.com

پیش کش:
اعلیٰ حضرت نیٹ ورک
E-mail: fikrealahazrat@yahoo.com

برائے:
www.alahazratnetwork.org

ضربِ ہو

(توحید باری عزاسمہ)

اللہ اللہ اللہ اللہ

قلب کو اس کی رویت کی ہے آرزو — جس کا جلوہ ہے عالم میں ہر چار سو
بلکہ خود نفس میں ہے وہ سبحنہٗ — عرش پر ہے مگر عرش کو جستجو

اللہ اللہ اللہ اللہ

عرش و فرش و زمان و جہت اے خدا — جس طرف دیکھتا ہوں ہے جلوہ ترا
ذرے ذرے کی آنکھوں میں تو ہی ضیا — قطرے قطرے کی تو ہی تو ہے آبرو

اللہ اللہ اللہ اللہ

تو کسی جا نہیں اور ہر جا ہے تو — تو منزہ مکاں سے مبرہ زسو
علم و قدرت سے ہر جا ہے تو کو بکو — تیرے جلوے ہیں ہر ہر جگہ اے عفو

اللہ اللہ اللہ اللہ

سارے عالم کو ہے تیری ہی جستجو — جن و انس و ملک کو تری آرزو
یاد میں تیری ہر ایک ہے سو بسو — بن میں وحشی لگاتے ہیں ضربات ہو

اللہ اللہ اللہ اللہ

نغمہ سنجان گلشن میں چرچا تیرا — چہچہے ذکر حق کے ہیں صبح و مسا
اپنی اپنی چہک اپنی اپنی صدا — سب کا مطلب ہے واحد کہ واحد ہے تو

اللہ اللہ اللہ اللہ

طائران جناں میں تری گفتگو گیت گاتے ہی گاتے ہیں وہ خوش گلو
کوئی کہتا ہے حق کوئی کہتا ہے ہو اور سب کہتے ہیں لا شریک لہ

اللہ اللہ اللہ اللہ

بلبل خوش نوا طوطی خوش گلو زمزمہ خواں ہیں گاتے ہیں نغمات ہو
قمری خوش لقا بولی حق سرہ فاختہ خوش ادا نے کہا دوست تو

اللہ اللہ اللہ اللہ

صبح دم کر کے شبنم سے غسل و وضو شاہدان چمن بستہ صف روبرو
ورد کرتے ہیں تسبیح سبحانہ ھو ولا غیرہ ھو ولا غیرہ

اللہ اللہ اللہ اللہ

ہر نہال چمن ذکر سے ہے نہال ذکر حق ہی اسے کرتا ہے مالا مال
ذکر سے چوک کر ہوتا ہے وہ نڈھال ذکر ہی تیرا ہے اس کی وجہ نمو

اللہ اللہ اللہ اللہ

وہ بھی تسبیح سے رکھتا ہے اشتغال جو نہیں رکھتا منہ اور لسان مقال
پھر بھی گویائے تسبیح ہے اس کا حال اس کی حالی زبان کہتی ہے تو ہی تو

اللہ اللہ اللہ اللہ

جو ہے غافل ترے ذکر سے ذوالجلال اس کی غفلت ہے اس پر وبال و نکال
قعر غفلت سے ہم کو خدایا نکال ہم ہوں ذاکر ترے اور مذکور تو

اللہ اللہ اللہ اللہ

ہے زبان جہاں حمد باری میں لال		دم کوئی حمد کا مارے کس کی مجال
تابا مکان ہم رکھتے ہیں قیل و قال		اس کو مقبول فرمالے رحمت سے تو

اللہ اللہ اللہ اللہ

بھر دے الفت کی مے سے ہمارا سبو		دل کی آنکھوں میں تو اور لب پر ہو تو
کیف میں وجد کرتے پھریں کو بکو		ورد گایا کریں پے بہ پے سو بسو

اللہ اللہ اللہ اللہ

عفو فرما خطائیں میری اے عفو		شوق و توفیق نیکی کا دے مجھ کو تو
جاری دل کر کہ ہر دم رہے ذکر ہو		عادت بد بدل اور کر نیک خو

اللہ اللہ اللہ اللہ

بد ہوں مولیٰ مرے مجھ کو کر دے نکو		رخت اعمال ہے چاک فرما رفو
تیری رحمت کی امید ہے اے عفو		کہ ہے ارشاد قرآن لا تقنطوا

اللہ اللہ اللہ اللہ

داخل خلد ہم کو جو فرمائے تو		ہم ہوں اور حور و غلماں لب آبجو
اور جام طہور اور مینا سبو		دیکھیں اعدا تو رہ جائیں پی کر لہو

اللہ اللہ اللہ اللہ

ٹھنڈی ٹھنڈی نسیمیں چلیں میرے رب		فتنوں کی دھول سے پاک ہووے عرب
ایسا برسا بہا دے جو خاشاک سب		تری رحمت کے بادل گھرے چار سو

اللہ اللہ اللہ اللہ

رحم فرمایا خدایا حرم پاک ہو		تو نے تقدیس بخشی ہے جس خاک کو

دفع فرما وہاں پر ہے بیباک جو اور گرا بجلیاں قہر کی بر عدو

اللہ اللہ اللہ اللہ

نور کی تیرے ہے اک جھلک خوبرو دیکھے نوری تو کیوں کر نہ یاد آئے تو
ان کا سرور ہے مظہر ترا ہو بہو مــن رانــی را الــحــق ہے حق مو بمو

اللہ اللہ اللہ اللہ

خواب نوری میں آئیں جو نور خدا بقعہ نور ہو اپنا ظلمت کدا
جگمگا اٹھے دل چہرہ ہو پر ضیا نوریوں کی طرح شغل ہو ذکر ہو

اللہ اللہ اللہ اللہ

اذکار توحید ذات، اسماو صفات و بعض عقائد

لا موجود الا اللہ　　لا مشہود الا اللہ

لا مقصود الا اللہ　　لا معبود الا اللہ

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ہے موجود حقیقی وہ　　ہے مشہود حقیقی وہ

ہے مقصود حقیقی وہ　　معبود حق و حقیقی وہ

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ھو ھو ھو ھو ھو ھو ھو　　اللہ ھو اللہ

تیرا جلوہ ہے ہر سو　　تو ہی تو ہے تو ہی تو

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

حق ھو حق ھو حق ھو حق　　رب ناس و رب فلق

غیر نہیں تیرا مطلق　　بولوں گا میں یہ نہ سبق

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

انت الھادی انت الحق　　رنگ باطل اس سے فق

قلب مبطل سن کر شق　　قلب مسلم کی رونق

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ربی حسبی جل اللہ　　مافی قلبی الا اللہ

حق حق حق اللہ اللہ　　رب رب رب سبحان اللہ

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

لیس کمثلہ شیی　　　لیس لہ کفواً احد
اس سے بن ہے وہ نہیں بن　　　ابصر اسمع دیکھ اور سن

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

لیس الھادی الا ھو　　　کہتا ہے یہ ہر بن مو
سنتا ہوں میں از ہر سو　　　لیس سواک یا من ھو

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

بن کو بنایا ہے اس نے　　　بن کو جمایا ہے اس نے
بن کو اگایا ہے اس نے　　　باغ کھلایا ہے اس نے

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

اللہ اللہ وتر واحد　　　فرد واحد وتر و صمد
جس کا والد ہے نہ ولد　　　ذات و صفات میں بیحد و عد

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ایک حقیقی ہے وہ احد　　　ایک نہیں وہ جو ہے عدد
پاک ہے وہ از صورت وحد　　　کیف یصور کیف یحد

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

منعم و حق و سمیع و بصیر　　　باقی باری برر و خبیر
جامع مانع منار کبیر　　　رافع نافع حی و قدیر

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

حکم و عدل و علی و عظیم　　　دیان و رحمن و رحیم

قدوس و حنان و حلیم　　فتاح و منان و کریم

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

والی ولی متعالی حکیم　　وھاب و رزاق و علیم

مالک یوم دین و حجیم　　مالک ملک خلد و نعیم

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

وہ ہے عزیز و مجیب شکور　　وہ ہے بدیع و قریب صبور

وہ ہے متین و حسیب و غفور　　وہ ہے معین و رقیب ضرور

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

وہ ہے مقدم اور غفار　　وہ ہے مہیمن اور جبار

وہ ہے موخر اور قہار　　وہ ہے باسط اور ستار

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

نور مصور اور ظاہر　　باطن اول اور آخر

واجد ماجد اور قادر　　مومن متکبر قاہر

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

تواب و مغنی ہادی　　مقسط محیی مصیت غنی

منتقم و قیوم و قوی　　مقتدر و واسع مهی

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

مبدی جلیل و حفیظ و مجید　　معطی و وکیل وسلام و معید

وہ ہے لطیف و ودود و وحید　　اور شہید وحید و رشید

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

وہ ہے جواد عفو عطوف   ازلی ابدی ہے معروف
یصرف منا جمیع صروف   مولی الکل وھو رؤف

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

وہ ہے محیط انس و جاں   وہ ہے محیط جسم و جاں
وہ ہے محیط کل ازماں   وہ ہے محیط کون و مکاں

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

وہ ہے مقیط و معز و مذل   وہ ہے حفیظ و نصیر اے دل
بادو آتش و آب و گل   سب کا وہ ہی ہے فاعل

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

مادے اس نے پیدا کئے   اس کے امر کن سے بنے
دور و تسلسل کے جھگڑے   سب حق سے قطع ہوئے

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

قابض و باعث خالق ہے   خافض و وارث رازق ہے
جو ہے اس کا عاشق ہے   غیر ناطق ، ناطق ہے

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

کوئی نہ اس سے سابق ہے   کوئی نہ اس سے لاحق ہے
کون ثناء کے لائق ہے   ناطق غیر ناطق ہے

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

سب ہیں حادث وہ ہے قدیم　　کوئی نہیں ہے اس کا نام ندیم
پیدا اس نے کئے ہیں فہیم　　اور اسی نے بنائے لئیم

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ایک ہی ہے وہ بے شک ایک　　بندہ اس کا ہر بدو و نیک
کافر دل میں اس سے اٹیک　　اپنے دل کی یہی ہے ٹیک

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ساجھی نہ اس کا کوئی شریک　　وہی ملک ہے وہی ملیک
پاک مکاں سے اور نزدیک　　دیکھے سنے پست و باریک

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

وہ ہے منزہ شرکت سے　　پاک سکون و حرکت سے
کام ہیں اس کے حکمت سے　　کرتا ہے سب قدرت سے

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ایک وجود حقیقی تھا　　غیر سراسر فانی ہوا
حق ہیں نظر سے جب دیکھا　　بر ملا کہہ اٹھے عقلاء

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

باقی وجود حقیقت تھا　　باقی یکسر منفی تھا
کہہ اٹھے یہ بعض عرفا　　مافی جبی الا اللـــــــــہ

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ہر ہر ذرہ ہر قطرہ　　شاہد ہے ہر ہر لمحہ

اس کی قدرت و صنعت کا یکتائی و وحدت کا

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

اللہ واحد و یکتا ہے ایک خدا بس تنہا ہے
کوئی نہ اس کا ہمتا ہے ایک ہی سب کی سنتا ہے

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ایک نہ ہوتا گر اللہ کیسے رہتے ارض وسما
ہوتا نہ ایک محتاج ایک کا کس لئے یہ اس سے ملتا

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

سوتا پیتا کھاتا نہیں اس کا رشتہ ناتا نہیں
اس کے پتا اور ماتا نہیں اس کے جورو جاتا نہیں

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

جہل و ظلم و کذب و زنا خواری میخواری سرقہ
اس سے ممکن ؟ جس نے کہا لا ریـــــــب اس نے کفر بکا

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

روح نہیں ہے وہ نہ جسیم مقسم ہے وہ نہ قسم و قسیم
اس کے صفات و اسماء قدیم یہ ہے اپنا دین قویم

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ہے وہ زمان و جہات سے پاک وہ ہے ذمیم صفات سے پاک
وہ سارے محالات سے پاک وہ ہے سب حالات سے پاک

لآ الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

پاک ہے عیبوں سے مولیٰ عیب کو اس سے علاقہ کیا
عیب اس کا صالح نہ ہوا ہو متعلق قدرت کا

لآ الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

روشن ہے یہ جیسے دن اس کا تلوّت ناممکن
واقع کہتا ہے موہن اور پھر بنتا ہے مومن

لآ الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

من اصدق منہ قیلا من اصدق منہ حدیثا
کیسا کیسا رب نے کہا منکر ایک نہیں سنتا

لآ الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

صدق رب جب واجب ہے کذب محال اے غائب
جمع دو ضد کب جائز ہے عقل کہاں تری غائب ہے

لآ الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

اس کا کھائے او منکر اور غرائے او کافر
کون ہے دیتا اور غادر اس کے سوا ہاں او فاجر

لآ الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

میں ہوں بندہ، وہ مولیٰ کون ہے اپنا اس کے سوا
میں ہوں اس کا وہ ہے میرا جس نے بنایا اور پالا

لآ الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

چار عناصر پیدا کئے جو سب آپس میں ضد تھے
ایک گرہ میں کیسے بندھے یکجا کیسے جمع ہوئے

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

آنکھوں میں وہ ہے سر میں وہ دل میں وہ ہے جگر میں وہ
سمع وہ ہے بصر میں وہ طبع میں وہ ہے فکر میں وہ

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

نور میں وہ ہے نظر میں وہ شمس میں وہ ہے قمر میں وہ
ابر میں وہ ہے گہر میں وہ کوہ میں وہ ہے حجر میں وہ

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

پروانہ میں ہے پر میں وہ شمع میں وہ ہے شرر میں وہ
داؤ دواؤ اثر میں وہ نفع میں وہ ہے اثر میں وہ

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

تخم میں وہ ہے شجر میں وہ شاخ میں وہ ہے ثمر میں وہ
ماہ میں وہ ہے بدر میں وہ بحر میں وہ ہے بر میں وہ

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

سوز میں وہ ہے ساز میں وہ ناز میں وہ انداز میں وہ
حسن بت طناز میں وہ عشق کے راز و نیاز میں وہ

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

تو میں وہ ہے من میں وہ جان میں وہ ہے تن میں وہ

آبادی میں ہے بن میں وہ　　سر میں وہ ہے علن میں وہ

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

جز میں وہ ہے گل میں وہ　　رنگ و بوئے گل میں وہ
افغان بلبل میں وہ　　نغمات قلقل میں وہ

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

قرب و بقا و وصل میں وہ　　بعد و فراق و فصل میں وہ
فرض میں وہ ہے نفل میں وہ　　اصل میں وہ ہے نقل میں وہ

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

فتح و ضم و جر میں وہ　　پیش و زیر و زبر میں وہ
این و آن و در میں وہ　　اس میں اس میں ہر میں وہ

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

بلبل طوطی پروانہ　　ایک اس کا دیوانہ
قمری کس کا مستانہ　　کون چکور کا جانانہ

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

شمع و گل و سرو و صرات　　ہیں مرات لحاظ ذات
ورنہ ھیہات و ہیہات　　پوچھتا کوئی ان کی بات

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

خود گل کوزہ و کوزہ گر　　خود کوزہ و خود کوزہ بر
قول رومی کر باور　　ایماں ہے اے کورہ کر

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

جلوے اس کے ہیں ہر جا　　ذات ہے اس کی جا سے ورا
قدرت سے وہ ان میں ہوا　　ذات میں ہے وہ سب سے جدا

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

نت نئے جلوے ہیں ہر آن　　کل یوم ھو فی شان
خود ہی درد و خود درماں　　خود ہی دست و خود داماں

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ہر دل میں ہے اس کی لگن　　آنکھوں میں وہ نور افگن
کیا صحرا اور کیا گلشن　　مہر وجود کی ایک کرن

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

سرو و سنبل اور گل　　شمشاد و صنوبر اور سوسن
نرگس نسریں سارا چمن　　اس کی ثناء میں نغمہ زن

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

مولیٰ دل کا زنگ چھڑا　　قلب نوری پائے جلا
دل کو کر دے آئینہ　　جس میں چمکے یہ کلمہ

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

اپنے کرم سے رب کریم　　ہم پہ کیا احسان عظیم
بھیجا ہم میں بفضل عمیم　　بحر کرم کا در یتیم

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

اپنے مظہر اول کو   اپنے حبیب اجمل کو
پہلے نبی افضل کو   پچھلے مرسل اکمل کو

لآ الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

وہ جنہیں انفس فرمایا   بہتر برتر اعلیٰ کیا
وہ رتبہ ان کو بخشا   کوئی نہیں جو پا سکتا

لآ الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

ایسی فضیلتیں ان کو دیں   جن کا مثل امکاں میں نہیں
روح روان خلد بریں   نخل جہاں کے اصل متیں

لآ الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

نائب حضرت حق متیں   شاہنشاہ چرخ و زمیں
والی تخت عرش بریں   راحت جان و قلب حزیں

لآ الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

موج اول بحر قدم   موج آخر بحر کرم
سب سے اعلیٰ اور اعظم   سب سے اولیٰ اور اکرم

لآ الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

جن کو بنایا اپنے لئے   سب کو بنایا جن کے لئے
کب انہیں دے کے ان سے لئے   پر سب چھوڑے تیرے لئے

لآ الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

نور سے اپنے پیدا کیا   نور حبیب رب علا

پھر اس نور کو حصے کیا   ان سے بنایا جو ہے بنا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ذات کا اپنی آئینہ   بے مثل و نظیر و بے ہمتا
خلق کیا قبل از اشیا   اور نبوت کر دی عطا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

جب حق کو ہوا یہ منظور   عالم پر فرمائے ظہور
ہو خود معروف و مذکور   جلباب خفا کر دے دور

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

قالب آدم خلق کیا   روح در آئے حکم ہوا
روح در آئی جب دیکھا   پتلے میں ہے نور خدا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

آدم و عالم پیدا ہوئے   نور سے سارے ہویدا ہوئے
جو جو اس پر شیدا ہوئے   رب کے وہی گرویدہ ہوئے

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

لوح جبین سیدنا   آدم میں وہ نور خدا
جب طالع ہوا تو ان کا   طالع قسمت بھی چمکا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

نور خدا کی برکت تھی   رہنے کو جنت پائی
ندرت دولت علم ملی   اور آدم ہوئے حق کے نبی

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

حق نے علم اسما دیا جو نہ ملائک کو بخشا
وہ ملکہ فرمایا عطا ان پر ان کو غلبہ دیا

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

آدم کو شرف ایسا ملا آدمی اشرف خلق ہوا
ان کو خلیفہ حق نے کیا تاج کرامت سر پہ رکھا

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

واسطہ یہ اس نور کا تھا حضرت انساں قبلہ بنا
سارے فرشتوں نے سجدہ پیش صفی اللہ کیا

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

پاک گروہ مقدس کا ایک علامہ معلم تھا
قوم جن سے تھا پیدا تھا اے غرہ عبادت کا

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

جب سجدہ کا حکم ہوا سب نے کیا اس نے نہ کیا
اور متکبر نے یہ بکا یہ مٹی ، میں انگارا

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

اس کو آب و گل سوجھا منکر ہو کر شیطان بنا
جن کے سبب وہ حکم ہوا اس نے وہ نور نہیں دیکھا

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

یاری جو نور نہیں کرتا   دیکھتے کیسے فوق سما
نام حبیب و نام خدا   ساق عرش پہ لکھا ہوا

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

جوش پہ آیا رحم کا دریا   جب سیدنا آدم نے دیا
واسطہ اس نور خدا کا   مقبول ہوئی یوں توبہ

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

جب حضرت کا جی نہ لگا   تنہائی سے گھبرا اٹھا
دل جمی کے لئے حوا   خلق کی بے مثل و ہمتا

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

حوا سے جب آدم کا   عہد مہر درود ہوا
آدم سے وہ نور خدا   زوجہ کو تفویض ہوا

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

پیشانی شیثؑ میں آیا   صلبوں رحموں میں ہوتا
پیشانی نوح میں آیا   پھر ایسے ہی آگے بڑھا

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

حضرت نوح نجی اللہ   آدم ثانی عالم کا
یار نہ گر یہ نور ہوتا   ان کا سفینہ کب ترتا

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ابراہیم خلیل اللہ   آگ میں جن کو ڈالا گیا

ان کا حامی نور ہوا　　نار کا بقعہ نام بنا

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

طاہر صلبوں میں ہوتا　　پاک ارحام میں رہتا ہوا
ہونا چاہا جلوہ نما　　بطن آمنہ میں آیا

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

آمنہ نے یہ فرمایا　　حمل کی کلفت تھی نہ ذرا
جتنا قریں از وضع ہوا　　میں سختی زیادہ مرحبا

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ماہ اول میں آدم　　دوسرے میں ادریس اُلْحُم
تیسرے میں نوح اکرم　　چوتھے میں خلیل ارحم

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

پانچویں میں اسمٰعیل　　چھٹویں میں کلیم جلیل
ساتویں میں داوٗد جمیل　　ہشتم میں سلیمان جلیل

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ماہ نہم حضرت عیسیٰ　　آئے مجھ کو مژدہ دیا
اس مولود مبارک کا　　اور روح اللہ نے بھی کہا

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

سن لو جب یہ نور خدا　　پیدا ہوا تو تم اس کا
نام پاک احمد رکھنا　　صلی علیہ دائما

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

اور کسی نے یہ بھی کہا خواب میں مجھ سے آمنہ
پیٹ میں ترے امت کا سردار ہے اللہ اللہ

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

پیٹ میں تھے جب یہ سرکار اس سے پہلے کے اذکار
خشک تھے سب برگ و اشجار سوکھ گئے تھے سب اثمار

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

بے سازو برگی کے سوا کوئی پھلا اور پھولا نہ تھا
بطن میں جلوہ فرما تھا جبکہ ہوا وہ نور خدا

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

قوم مصائب کی تھی شکار اور آفتوں سے تھی دوچار
اور ظلموں کی تھی بھرمار ایک کو اک کرتا ناچار

لآ الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

نعت شہ والا

پڑھوں وہ مطلع نوری ثنائے مہرِ انور کا
ہو جس سے قلب روشن جیسے مطلع مہرِ محشر کا

سرِ عرش علا پہنچا قدم جب میرے سرور کا
زبان قدسیاں پر شور تھا اللہ اکبر کا

بنا عرشِ بریں مسند کفِ پائے منور کا
خدا ہی جانتا ہے مرتبہ سرکار کے سر کا

دو عالم صدقہ پاتے ہیں میرے سرکار کے در کا
اسی سرکار سے ملتا ہے جو کچھ ہے مقدر کا

بڑے دربار میں پہنچایا مجھ کو میری قیمت نے
میں صدقے جاؤں کیا کہنا مرے اچھے مقدر کا

ہے خشک و تر پہ قبضہ جس کا وہ شاہ جہاں یہ ہیں
یہی ہے بادشاہ بَرّ کا یہی سلطان سمندر کا

مٹے ظلمت جہاں کی نور کا تڑکا ہو عالم میں
نقابِ روئے انور اے مرے خورشید اب سرکا

ضیا بخشی تری سرکار کی عالم پہ روشن ہے
مہ و خورشید صدقہ پاتے ہیں پیارے ترے در کا

نگاہِ مہر انور سے بنایا ذروں کو کا
الٰہی نور دن دونا ہو مہرِ ذرہ پرور کا

طبق پر آسماں کے لکھتا ہے نعتِ شہِ والا
قلم اے کاش مل جاتا مجھے جبریل کے پَرّ کا

مقابل ان کے ذرہ کے ذرا سا منہ نکل آیا
بہت شہرہ سنا کرتے تھے ہم خورشید محشر کا

جمالِ حق نما دیکھیں عیاں نورِ خدا پا میں
کلیم آئیں ہٹا دیکھیں ذرا پردہ ترے در کا

نہ سایا روح کا ہرگز نہ سایا نور کا ہرگز
تو سایہ کیسا اس جانِ جہاں کے جسم انور کا

وہ آئینہ اگر دیکھیں تو اپنے آپ کو دیکھیں
کہاں ہیں آئینہ میں اور کوئی ان کے برابر کا

محال عقل ہے تیرا مماثل اے مرے سرور
تو ہم کر نہیں سکتا ہے عاقل تیرے ہم سر کا

خدا شاہد رضا کا آپ کی طالب خدا ہو گا
تعالیٰ اللہ رتبہ میرے حامی میرے یاور کا

دبا جاتا بچھا جاتا ہوں میں آقا دہائی ہے
یہ بھاری بوجھ عصیاں کا مرے سر سے ذرا سرکا

بجھے گی شربت دیدار ہی سے تشنگی اپنی
تمہاری دید کا پیاسا ہوں یوں پیاسا ہوں کوثر کا

زبان پر جم گئے کانٹے ہے سارا حلق خشک اپنا
شہید کربلا کا صدقہ دو اک جام کوثر کا

کمی کچھ بھی خزانے میں تمہارے ہو نہیں سکتی
تمہیں حق نے عطا فرما دیا جب چشمہ کوثر کا

جو آب و تاب دندان منور دیکھ لوں نوری
مرا بحر سخن سرچشمہ ہو خوش آب گوہر کا

مخزن انور

وصف کیا لکھے کوئی اس مہبطِ انور کا
مہر و مہ میں جلوہ ہے جس چاند سے رخسار کا

عرشِ اعظم پر پھریرا ہے شہ ابرار کا
بجتا ہے کونین میں ڈنکا مرے سرکار کا

دو جہاں میں بٹتا ہے باڑا اسی سرکار کا
دونوں عالم پاتے ہیں صدقہ اسی دربار کا

جاری ہے آٹھوں پہر لنگر سخی دربار کا
فیض پر ہر دم ہے دریا احمد مختار کا

روضہ ء والائے طیبہ مخزنِ انوار ہے
کیا کہوں عالم میں تجھ سے جلوہ گاہِ یار ہے

دل ہے کس کا جان کس کی سب کے مالک ہیں وہی
دونوں عالم پر ہے قبضہ احمد مختار کا

کیا کرے سونے کا کشتہ ،کشتہ تیر عشق کا
دید کا پیاسا کرے کیا شربت دینار کا

فق ہو چہرہ مہر دمہ کا ایسے منہ کے سامنے
جس کو قسمت سے ملے بوسہ تری پیزار کا

لات ماری تم نے دنیا پر اگر تم چاہتے
سلسلہ سونے کا ہوتا سلسلہ کہسار کا

میں تری رحمت کے قرباں اے مرے امن واماں
کوئی بھی پرساں نہیں ہے مجھ سے بد کردار کا

ہیں معاصی حد سے باہر، پھر بھی زاہد غم نہیں
رحمت عالم کی امت بندہ ہوں غفار کا

تو ہے رحمت باب رحمت تیرا دروازہ ہوا
سایہ فضل خدا سایہ تیری دیوار کا

کعبہ و اقصیٰ و عرش و خلد ہیں نورِی مگر
ہے نرالا سب سے عالم جلوہ گاہِ یار کا

کھاری کنویں شریں ہوئے

کن کا حاکم کر دیا اللہ نے سرکار کو
کام شاخوں سے لیا ہے آپ نے تلوار کا

کچھ عرب پر ہی نہیں موقوف اے شاہِ جہاں
لوہا مانا ایک عالم نے تری تلوار کا

کاٹ کر یہ خود سر میں گھس کے بھیجا چاٹ لے
کاٹ ایسا ہے تمہاری کاٹھ کی تلوار کا

اس کنارے ہم کھڑے ہیں پاٹ ایسا دھار یہ
المدد اے ناخدا ہے قصہ اپنے یار کا

رب سلم کی دعا سے پار بیڑا کیجئے
راہ ہے تلوار پر نیچے ہے دریا نار کا

تو ہیں وہ شیریں دہن کھاری کنویں شیریں ہوئے
ان کو کافی ہو گیا آب دہن اک بار کا

جس نے جو مانگا وہ پایا اور بے مانگے دیا
پاک منہ پر حرف آیا ہی نہیں انکار کا

دل میں گھر کرتا ہے اعدا کے ترا شیریں سخن
ہے میرے شیریں سخن شہرہ تری گفتار کا

ظلمت مرقد کا اندیشہ ہو کیوں نوریؔ مجھے
قلب میں ہے جب مرے جلوہ جمالِ یار کا

قطعہ

گلہائے ثنا سے مہکتے ہوئے ہار
سقم شرعی سے ہیں منزہ اشعار
دشمن کی نظر میں یہ نہ کھٹکیں کیونکر
ہیں پھول مگر ہیں چشم اعدا میں خار

لامکاں کس کا مرے سرکار کا

چارہ گر ہے دل تو گھائل عشق کی تلوار کا
کیا کروں میں لے کے پھاہا مرہم زنگار کا

روکش خلد بریں ہے دیکھ کو چہ یار کا
حیف بلبل اب اگر لے نام تو گلزار کا

حسن کی بے پردگی پردہ ہے آنکھوں کیلئے
خود تجلی آپ ہی پردہ ہے روئے یار کا

حسن تو بے پردہ ہے پردہ ہے اپنی آنکھ پر
دل کی آنکھوں سے نہیں ہے پردہ روئے یار کا

اک جھلک کا دیکھنا آنکھوں سے گو ممکن نہیں
پھر بھی عالم دل سے طالب ہے تیرے دیدار کا

تیرے باغ حسن کی رونق کا کیا عالم کہوں
آفتاب اک زرد پتا ہے ترے گلزار کا

کب چمکتا یہ ہلال آسماں ہر ماہ یوں
جو نہ ہوتا اس پہ پر تو ابروئے سرکار کا

جاگ اٹھی سوئی قسمت اور چمک اٹھا نصیب
جب تصور میں سمایا روئے انور یار کا

حسرت دیدار دل میں ہے اور آنکھیں بہہ چلیں
تو ہی والی ہے خدایا دیدۂ خوں بار کا

بھیک اپنے مرہم دیدار کی کر دو عطا
چاہیے کچھ منہ بھی کرنا زخم دامن دار کا

کام نشتر کا کیا ناصح نصیحت نے تیری
چیر ڈالا اور دامن زخم دامن دار کا

یوں ہی کچھ اچھا مداوا اس کا ہو گا بخیہ گر — چاک کر ڈالوں گریبان زخم دامن دار کا

از سرِ بالین من برخیز اے ناداں طبیب — ہو چکا تجھ سے مداوا عشق کے بیمار کا

فتنے جو اٹھے مٹا ڈالے روش نے آپ کی — کیوں نہ ہو دشمن بھی قائل خوبی رفتار کا

چوکڑی بھولا براق بادپا یہ دیکھ کر — ہے قدم دوش صبا پر اس سبک رفتار کا

کوئی دم کی دیر ہے آتے ہیں دم کی دیر ہے — اب چمکتا ہے مقدر طالب دیدار کا

جب گرا میں بیخودی میں انکے قدموں پر گرا — کام تو میں نے کیا اچھا بھلے ہشیار کا

آبلہ پا چل رہا ہے بیخودی میں سر کے بل — کام دیوانہ بھی کرتا ہے کبھی ہشیار کا

آبلوں کے سب کٹورے آہ خالی ہو گئے — منہ ابھی تر بھی نہ ہونے پایا تھا ہر خار کا

آبلے کم مائیگی پر اپنی روئیں رات دن — سوکھ کر کانٹا ہوا دیکھیں بدن ہر خار کا

وا اسی برتے پہ تھا یہ تتا پانی واہ واہ — پیاس کیا بجھتی دہن بھی تر نہیں ہر خار کا

پاؤں میں چبھتے تھے پہلے اب تو دل میں چبھتے ہیں — یاد آتا ہے مجھے رہ رہ کے چبھنا خار کا

پاؤں کیا دل میں رکھ لوں پاؤں جو طیبہ کے خار — مجھ شوریدہ کو کیا کھٹکا ہو نوک خار کا

راہ پر کانٹے بچھے ہیں کانٹوں پر چلنی ہے راہ — ہر قدم ہے دل میں کھٹکا اس رہ پرخار کا

خار گل سے دہر میں کوئی چمن خالی نہیں — یہ مدینہ ہے کہ ہے گلشن گل بے خار کا

گل ہو صحرا میں تو بلبل کے لئے صحرا چمن — گل نہ ہو گلشن میں تو گلشن ہے اک بن خار کا

گل سے مطلب ہے جہاں ہو عندلیب زار کو — گل نہ ہو تو کیا کرے بلبل کہو گلزار کا

پھر سے ہو جائے نہ عالم میں کہیں طوفان نوح
لو ابلتا ہے سمندر اپنی چشم زار کا

دھجیاں ہو جائے دامن فرد عصیاں کا مری
ہاتھ آ جائے جو گوشہ دامن دلدار کا

کوثر و تسنیم سے دل کی لگی بجھ جائے گی
میں تو پیاسا ہو کسی کے شربت دیدار کا

آئینہ خانہ میں ان کے تجھ سے صدہا مہر ہیں
مہر کس منہ سے کیا ہے جو صلہ دیدار کا

جلوہ گاہِ خاص کا عالم بتائے کوئی کیا
مہر عالم تاب ہے ذرہ حریم یار کا

ہفت کشور ہی نہیں چودہ طبق روشن کیے
عرش و کرسی لامکاں پر بھی ہے جلوہ یار کا

زرد رو کیوں ہو گیا خورشید تاباں سچ بتا
دیکھ پایا جلوہ کیا اس مطلعِ انوار کا

ہفت کشور ہی نہیں چودہ طبق زیر نگیں
عرش و کرسی لامکاں کس کا مرے سرکار کا

یہ مہ و خور یہ ستارے چرخ کے فانوس ہیں
شمع روشن میں ہے جلوہ ترے رخسار کا

مرقد نوری پہ روشن ہے یہ لعل شب چراغ
یا چمکتا ہے ستارہ آپ کی پیزار کا

تم جان مسیحا ہو

مقبول دعا کرنا منظور ثنا کرنا — مدحت کا صلہ دینا مقبول ثنا کرنا

دل ذکر شریف ان کا ہر صبح و مسا کرنا — دن رات چبا کرنا ہر آن رٹا کرنا

سینہ پہ قدم رکھنا دل شاد مرا کرنا — درد دل مضطر کی سرکار دوا کرنا

سنسار بھکاری ہے جگ داتا دیا کرنا — ہے کام تمہارا ہی سرکار عطا کرنا

کب آپ کے کوچہ میں منگتا کو صدا کرنا — خود بھیک لئے تم کو منگتا کو ندا کرنا

دن رات ہے طیبہ میں دولت کا لٹا کرنا — منگتا کی دوا کرنا منگتا کا بھلا کرنا

ہم عین جفا ہی ہیں ہم کو تو جفا کرنا — اور تم تو کرم ہم پر اے جان وفا کرنا

دن رات خطاؤں پر ہم کو ہے خطا کرنا — اور تم کو عطاؤں پر ہر دم ہے عطا کرنا

ہم اپنی خطاؤں پر نادم بھی نہیں ہوتے — اور ان کو عطاؤں پر ہر بار عطا کرنا

ہم آپ ہی اپنے پر کرتے ہیں ستم حد بھر — اور ان کو کرم ہم پر ہے حد سے سوا کرنا

ہے آٹھ پہر جاری لنگر مرے داتا کا — ہر آن ہے سرکاری باڑے کا لٹا کرنا

محروم نہیں جس سے مخلوق میں کوئی بھی — وہ فیض انہیں دینا وہ جودو سخا کرنا

ہے عام کرم ان کا اپنے ہوں کہ ہوں اعداء — آتا ہی نہیں گویا سرکار کو لا کرنا

محروم گیا کوئی مایوس پھرا کوئی — دیکھا نہ سنا ان کا انکار و ابا کرنا

مایوس گیا کوئی محروم پھرا کوئی — دنیا کے سلاطین کو کب آیا عطا کرنا

دکھ درد کہیں کس سے یہ کام تو ہیں ان کا
فریاد سنا کرنا اور داد دیا کرنا

واللہ وہ سن لیں گے اور دل کی دوا دینگے
بے کار نہ جائے گا فریاد و بکا کرنا

اعدا کو خدا والا جب تم نے بنا ڈالا
دشوار ہے تم پر کیا مجھ بد کا بھلا کرنا

سوکھی ہے مری کھیتی پڑ جائے بھرن تیری
اے ابر کرم اتنا تو بہر خدا کرنا

جو سوختہ ہیزم کو چاہو تو ہرا کردو
مجھ سوختہ جاں کا بھی دل پیارے ہرا کرنا

طیبہ میں بلا لینا اور اپنا بنا لینا
قیدی غم فرقت کے سرکار رہا کرنا

ہم عرض کیے جائیں سرکار سنیں جائیں
کیا دور کرم سے ہے دن ایسا شہا کرنا

سنگ در سرور پر رکھا ہوا ہو یہ سر
اے کاش ہو قسمت میں اس طرح قضا کرنا

کھل جائیں چمن دل کے اور حزن مٹے دل کے
طیبہ سے صبا آکے امداد ذرا کرنا

ہر داغ مٹا دینا اور دل کو شفا دینا
آئینہ بنا دینا ایسی تو جلا کرنا

سرور ہے وہی سرور اے سرور ہر سرور
ہے آپ کے قدموں پر سر جس کو فدا کرنا

شہرہ لب عیسیٰ کا جس بات میں ہے مولا
تم جان مسیحا ہو ٹھوکر سے ادا کرنا

تو جان مسیحا سے حالت مری جا کہنا
اتنا تو کرم مجھ پر اے باد صبا کرنا

پردہ میں جو رہتے ہو پردہ ہے چلے آؤ
آنکھوں میں بسا کرنا تم دل میں رہا کرنا

اف کیسی قیامت ہے یہ روز قیامت بھی
سورج ہے وہیں قائم بھولا ہے ڈھلا کرنا

للہ ہمیں مولیٰ دامن کے تلے لے لو
ہم کیسی بلا میں ہے ہاں رد بلا کرنا

یہ ظل کرامت ہے ہم سایہ رحمت ہے
یہ سایہ رافت ہے دامن ذرا وا کرنا

اے ظل خدا سایہ ہے آج کہاں پایا
ہم سائے کو آئے ہیں تم سایا ذرا کرنا

اب تشنہ ہے گو ساقی تشنہ تری رویت کا
رویت جو نہ ہو تیری تو جام کا کیا کرنا

ہوں تشنہ مگر ساقی دیدار کے شربت کا
اک جام مجھے پیارے للہ عطا کرنا

تشنہ میں نہیں اس کا تشنہ ہوں میں رویت کا
ساقی مجھے کوثر کے ساغر کو ہے کیا کرنا

ہے پیاس سے حال ابتر نکلی ہے زبان باہر
اک جام مجھے سرور کوثر کا عطا کرنا

جو دل سے تجھے چاہیں جو عیب سے ترے ڈھانپیں
اے نفس ! تجھے ان سے کم بخت دغا کرنا

وہ تیرا برا چاہیں ممکن ہی نہیں ان سے
اعدا کی بھلائی کی جن کو ہے دعا کرنا

دنیا بنے یا بگڑے دنیا رہے یا جائے
تو دین بنا پیارے دنیا کا ہے کیا کرنا

کھایا پیا اور پہنا اچھوں سے رہا اچھا
کچھ دین کا بھی کرلے دنیا کا ہے کیا کرنا

قسمت میں غم دنیا جنت کا قبالہ ہو
تقدیر میں لکھا ہو جنت کا مزا کرنا

دنیا میں جو روتے ہیں عقبیٰ میں وہ ہنستے ہیں
دنیا میں جو ہنستے ہیں ان کو کڑھا کرنا

موسیٰ ہوئے غش جس سے اور طور جلا جس سے
وہ جلوہ مرے دل پر اے نور خدا کرنا

برباد نہ ہو مٹی اس خاک کے پتلے کی
اللہ مجھے ان کی خاک کف پا کرنا

کیوں نقش کف پا کو دل سے نہ لگائے وہ
ہے آئینہ دل کی نوری کو جلا کرنا

کیسی پرنور ہے جنت

کون ایسا ہے جسے خیر وریٰ نہ نے دیا
کوئی ایسا بھی ہے کیا جس کو خدا نے نہ دیا

آپ کے دین کا منکر ہے نرا، ناشکرا
کوئی کافر ہی کہے گا کہ خدا نے نہ دیا

جس کو تم نے دیا اللہ نے اس کو بخشا
جس کو تم نے نہ دیا اس کو خدا نے نہ دیا

آپ کے رب نے دیا آپ کو فضل کلی
وہ دیا تم کو جو اوروں کو خدا نے نہ دیا

وہ فضائل بخشے ہیں خدا نے جن کا
آپ کے غیر میں امکان بھی آنے نہ دیا

مثل ممکن ہی نہیں ہے ترا اے لاثانی
وہم نے بھی تو ترا مثل سمانے نہ دیا

آپ کے جوڑ کا آئے تو کہاں سے آئے
جب وجود اس کو شہ ارض و سما نے نہ دیا

آدم و نوح ، ابراہیم ، کلیم عیسی
ان کو سب کو ملا کیا رب علا نے نہ دیا

باوجود اس کے تمہیں جو ملا ان کو نہ ملا
آپ کے رتبہ کسی کو بھی خدا نے نہ دیا

سب مطالب مرے برآئے کرم سے انکے
کوئی مطلب بھی مرے دل کا برآنے نہ دیا

کیسی پر نور جنت کی فض اے نورؔی
پھر بھی طیبہ کا مزا اس کی فضا نے نہ دیا

چمکتی سی غزل

بخت خفتہ نے مجھے روضہ پہ جانے نہ دیا
چشم و دل سینے کلیجے سے لگانے نہ دیا

آہ قسمت ! مجھے دنیا کے غموں نے نہ روکا
ہائے تقدیر کے طیبہ مجھے جانے نہ دیا

پاؤں تھک جاتے اگر پاؤں بناتا سر کو
سر کے بل جاتا مگر ضعف نے جانے نہ دیا

سر تو سر جان سے جانے کی مجھے حسرت ہے
موت نے ہائے مجھے جان سے جانے نہ دیا

حال دل کھول کر دل آہ ادا کر نہ سکا
اتنا موقع ہی مجھے میری قضا نے نہ دیا

ہائے اس دل کی لگی کو بجھاؤں کیونکر
فرط غم نے مجھے آنسو بھی گرانے نہ دیا

ہاتھ پکڑے ہوئے لے جاتے جو طیبہ مجھ کو
ساتھ اتنا بھی تو میرے رفقا نے نہ دیا

سجدہ کرتا جو مجھے اس کی اجازت ہوتی
کیا کروں اذن مجھے اس کا خدا نے نہ دیا

حسرت سجدہ یونہی کچھ تو نکلتی لیکن
سر بھی سرکار نے قدموں پہ جھکانے نہ دیا

کوچہ دل کو بسا جاتی مہک سے تیری
کام اتنا بھی مجھے باد صبا نے نہ دیا

کبھی بیمار محبت بھی ہوئے ہیں اچھے
روز افزوں ہے مرض کام دوا نے نہ دیا

شربت دیدار نے آگ لگا دی دل میں
تپش دل کو بڑھایا ہے بجھانے نہ دیا

اب کہاں جائے گا نقشہ ترا مرے دل سے
تہ میں رکھا ہے اسے دل نے گمانے نہ دیا

دیس سے ان کے جو الفت ہے تو دل نے
میرے
اس لئے دیس کا جنگلہ بھی تو گانے نہ دیا

دیس کی دھن ہے وہی راگ الاپا اس نے
نفس نے ہائے خیال اس کا مٹانے نہ دیا

نفس بدکار نے دل پر یہ قیامت توڑی
عمل نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

نفس بدکیش ہے کس بات کا دل پہ شاکی
کیا برا دل نے کیا ظلم کمانے نہ دیا

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنم ہی تھا
میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا

میرے اعمال سیہ نے کیا جینا دو بھر
زہر کھاتا ترے ارشاد نے کھانے نہ دیا

اور چمکتی سی غزل کوئی پڑھو اے نوریؔ
رنگ اپنا ابھی جمنے شعرا نے نہ دیا

جان ایماں ہے محبت تیری

قفس جسم سے چھٹتے ہی یہ پراں ہو گا
مرغ جاں گنبد خضرا پہ غزل خواں ہو گا

روز و شب مرقد اقدس کا جو نگراں ہو گا
اپنی خوش بختی پہ وہ کتنا نہ نازاں ہو گا

اس کی قسمت کی قسم کھائیں فرشتے تو بجا
عید کی طرح وہ ہر آن میں شاداں ہو گا

اس کی فرحت پہ تصدق ہوں ہزاروں عیدیں
کب کسی عید میں ایسا کوئی فرحاں ہو گا

چمن طیبہ میں نو دل کی کلی کھلتی ہے
کیا مدینے سے سوا روضہء رضواں ہو گا

وہ گلستان ہے جہاں آپ ہوں اے جانِ جہاں
آپ صحرا میں اگر آئیں گلستاں ہو گا

آپ آ جائیں جو چمن سے تو چمن جانِ چمن
خاصہ اک خاک بسر دشت مغیلاں ہو گا

جان ایماں ہے محبت تیری جان جاناں
جس کے دل میں یہ نہیں خاک مسلماں ہو گا

دردِ فرقت کا مداوا نہ ہوا اور نہ ہو
کیا طبیبوں سے مرے درد کا درماں ہو گا

جس نے تبرید بتائی خفقاں ہو گا اسے
کیا ٹھنڈائی سے علاج تپ ہجراں ہو گا

کہربائی نہ ہو کیوں رنگ مرے چہرے کا
جتنا ایقان بڑھا اتنا ہی ترساں ہو گا

نور ایمان کی جو مشعل رہے روشن پھر تو
روز و شب مرقد نوری میں چراغاں ہو گا

اک غزل اور چمکتی سی سنا دے نورؔی
دل جلا پائے گا میرا ترا احساں ہو گا

خورشید رسالت

آہ پورا مرے دل کا کبھی ارماں ہو گا
کبھی دل جلوہ گہ سرور خوباں ہو گا

میرے دل پر جو کبھی جلوۂ جاناں ہو گا
لمعہ نور مرے رخ سے نمایاں ہو گا

جلوۂ مصحف رخ دل میں جو پنہاں ہو گا
پارے پارے میں مرے قلب کے قرآں ہو گا

چوندھ جائے گی تری آنکھ بھی مہر محشر
ان کے ذرہ کو جو دیکھے گا پریشاں ہو گا

دیکھ مت دیکھ مجھے گرم نظر سے خاور
شوخیٔ چشم سے تو آپ پریشاں ہو گا

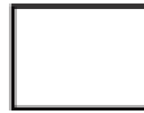
حسن وہ پایا ہے خورشید رسالت تو نے
تیرے دیدار کا طالب مہ کنعاں ہو گا

جلوۂ حسن جہاں تاب کا کیا حال کہوں
آئینہ بھی تو تمہیں دیکھ کے حیراں ہو گا

کون پوچھے گا بھلا روز جزا وہ بھی مجھے
ان کی رحمت کے سوا کوئی بھی پرساں ہو گا

چاک تقدیر کو کیا سوزن تدبیر سے
لاکھ وہ بخیہ کرے چاک گریباں ہو گا

مجھ کو دعویٰ نہیں عصمت کا مگر بے موقع
عیب جوئی نہ کرے گا جو سخنداں ہو گا





دل دشمن کے لئے تیغ دو پیکر ہے سخن
چشم حاسد کو مرا شعر نمک داں ہو گا

عمر ساری تو کٹی لہو میں اپنی نوریؔ
کب مدینے کی طرف کوچ کا ساماں ہو گا

شانِ کرم

میرا گھر غیرت خورشید درخشاں ہو گا
خیر سے جان قمر جب کبھی مہماں ہو گا

جو تبسم سے عیاں اک در دنداں ہو گا
ذرہ ذرہ مرے گھر مہ تاباں ہو گا

کیوں مجھے خوف ہو محشر کا کہ ہاتھوں میں مرے
دامن حامی خود ، ماحیِ عصیاں ہو گا

پلہ عصیاں کا گراں بھی ہو تو کیا خوف مجھے
میرے پلے پہ تو وہ رحمت رحماں ہو گا

مجھ سے عاصی کو جو بے داغ چھڑا لائیں گی
اہم محشر میں جو دیکھے گا وہ حیراں ہو گا

کوئی منہ میرا تکے گا کہ یہ وہ عاصی ہے
جس کو ہم جانتے تھے داخل میزاں ہوگا

کوئی اس رحمت عالم پہ تصدق ہو گا
کوئی یہ شان کرم دیکھ کے قرباں ہو گا

ماجرا دیکھ کے ہو گا یہ کسی کو سکتہ
اک تعجب سے وہ انگشت بدنداں ہو گا

ان کی حیرت پہ کہوں گا کہ تعجب کیا ہے
خود خدا ہو گا جدھر سرور ذیشاں ہو گا

دم نکل جائے تمہیں دیکھ کے آسانی سے
کچھ بھی دشوار نہ ہو گا جو یہ آساں ہو گا

زخم پر زخم یہی کھائے یہی قتل بھی ہو
خون مسلم ابھی کیا اس سے بھی ارزاں ہو گا

بھیڑیاں کا ہے یہ جنگل نہیں کوئی راعی
بھولی بھیڑوں کا شہا کون نگہباں ہو گا

ظلم پر ظلم سہے اور سزائیں بھگتے
اور اف کی تو تہِ خنجر براں ہو گا

یہی اندھیرا اگر اور بھی کچھ روز رہا
تو مسلماں کو نشاں بھی نہ نمایاں ہو گا

صبح روشن کی سیہ بختی سے اب شام ہوئی
کب قمر، نور وہ شام غریباں ہو گا

تو اگر چاہے ملے خاک میں سلطانِ زماں
تیرا بندہ کوئی تو چاہے تو سلطاں ہو گا

[illegible] قبر کا کیا خوف مجھے اے نوریؔ
جب مرے قلب میں ایماں کا لمعاں ہو گا

جلوہ ماہِ عرب

ماہِ تاباں تو ہوا مہر عجم ماہِ عرب
ہیں ستارے انبیاء مہر عجم ماہ عرب

ہیں صفات حق کے نوری آئینے سارے نبی
ذاتِ حق کا آئینہ مہر عجم ماہ عرب

کب ستارا کوئی چمکا سامنے خورشید کے
ہو نبی کیسے نیا مہر عجم ماہ عرب

آپ ہی کے نور سے تابندہ ہیں شمس و قمر
دل چمک جائے مرا مہر عجم ماہِ عرب

قبر کا ہر ذرہ اک خورشید تاباں ہوا بھی
رخ سے پردہ دو ہٹا مہر عجم ماہ عرب

کوچہ پر نور کا ہر ذرہ رشک مہر ہے
واہ کیا کہنا ترا مہر عجم ماہ عرب

روسیہ ہوں منہ اجالا کر مرا جان قمر
صبح کر یا چاند نا مہر عجم ماہِ عرب

نیر چرخ رسالت میں جس گھڑی طالع ہوا
اوج پر تھا غلغلہ مہر عجم ماہِ عرب

آپ نے جب مشرق انوار سے فرمایا طلوع
دامن شب پھٹ گیا مہر عجم ماہِ عرب

ظلمت شب مٹ گئی جب آپ جلوہ گر ہوئے
رات تھی پر دن ہوا مہر عجم ماہِ عرب

تم نے مغرب سے نکل کر اک قیامت کی بپا
کافروں پر سورا مہر عجم ماہِ عرب

آفتاب ہاشمی تو غرب سے طالع ہو پھر
کر سویرا نور کا مہر عجم ماہِ عرب

حق کے پیارے نور کی آنکھوں کے تارے تمہیں
نورِ چشم انبیا مہرِ عجم ماہِ عرب

زلف والا کی صفت واللیل ہے قرآں میں
اور رخ کی والضحیٰ مہر عجم ماہِ عرب

ظلمتیں سب مٹ گئیں ناری سے نوری ہو گیا
جس کے دل میں بس گیا مہر عجم ماہِ عرب

ظلمتوں پر ظلمتیں ہیں میرے مولیٰ قبر میں
اب تو اپنا منہ دکھا مہر عجم ماہ عرب

مہر فرما مہر سے عصیاں کی ظلمت محو کر
جلوہ فرما ہو ذرا مہر عجم ماہِ عرب

نور سے معمور ہو جائے مرا سینہ اگر   دل پہ رکھ دے اپنا پا مہر عجم ماہ عرب

اک اشارے سے قمر کے تم نے دو ٹکڑے کئے   مرحبا صد مرحبا مہر عجم ماہِ عرب

نور کی سرکار ہے تو بھیک بھی نورؔی

قلب نوری جگمگا مہر عجم ماہِ عرب

جلوہ ہے جلوہ آپ کا

ہے تم سے عالم پر ضیاء ماہِ عجم مہرِ عرب
دے دو میرے دل کو جِلا ماہ عجم مہر عرب

دونوں جہاں میں آپ ہی کے نور کی ہے روشنی
دنیا و عقبیٰ میں شہا ماہِ عجم مہر عرب

کب ہوتے یہ شام و سحر کب ہوتے یہ شمس و قمر
جلوہ نہ ہوتا گر ترا ماہِ عجم مہر عرب

شام و سحر کے قلب میں شمس و قمر کی آنکھ میں
جلوہ ہے جلوہ آپ کا ماہِ عجم مہر عرب

ہے روسیہ مجھ کو کیا آقا مرے اعمال نے
کر دو اجالا منہ میرا ماہِ عجم مہر عرب

خورشید تاباں بھیک کو آیا تری سرکار سے
ہے نور سے کاسہ بھرا ماہِ عجم مہر عرب

خورشید کے سر آپ کے در کی گدائی سے رہا
سہرا شہا انوار کا ماہِ عجم مہر عرب

کاسہ لیسی سے ترے دربار کی مہتاب بھی
کیسا منور ہو گیا ماہ عجم مہر عرب

ہیں یہ زمین و آسمان منگتا اسی سرکار کے
ہے ان کی آنکھوں کی ضیاء ماہ عجم مہر عرب

یوں بھیک لیتا ہے دو وقت آسماں انوار کی
صبح و مسا ہے جبہ سا ماہ عجم مہر عرب

اس جبہ سائی کے سبب شب کو اسی سرکار نے
[illegible] میں ٹیکا دیا ماہ عجم مہر عرب

اور صبح کو سرکار سے اس کو ملا نوری صلہ
عمدہ سا جھومر پر ضیاء ماہ عجم مہر عرب

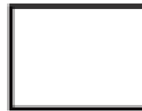
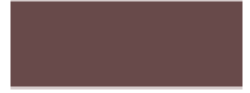
جب تم نہ تھے کچھ بھی نہ تھا جب تم ہوئے سب کچھ ہوا
ہے سب میں جلوہ آپ کا ماہ عجم مہر عرب

اک ظلمت عصیاں شہا اس پر اندھیرا قبر کا
کر دے ضیا بدر الدجیٰ ماہ عجم مہر عرب

پر تو شوداز نور رب بارانِ نوری روز و شب
ہوتا ابد یہ سلسلہ ماہ عجم مہر عرب

ہو مرشدوں پر نور جاں بارش تمہارے نور کی
اور ان سے پائے یہ گدا ماہ عجم مہر عرب

بے شک ہے عاصی کے لئے ناری صلہ لیکن شہا
نوریؔ کو دو نوری جزا ماہ عجم مہر عرب

قطعہ

کفش پا ان کی رکھوں سر پہ تو پاؤں عزت
خاک پا ان کی ملوں منہ پہ تو پاؤں طلعت

طیبہ کی ٹھنڈی ہوا آئے تو پاؤں فرحت
قلب بے چین کو چین آئے تو جاں کو راحت

بہارِ گلشن

ان کو دیکھا تو گیا بھول میں غم کی صورت
یاد بھی اب تو نہیں رنج و الم کی صورت

خواب میں دیکھو اگر دافع غم کی صورت
پھر نہ واقع ہو کبھی رنج والم کی صورت

آبلے پاؤں میں پڑ جائیں جو چلتے چلتے
راہ طیبہ میں چلوں سر سے قدم کی صورت

تم اگر چاہو تو اک چین وجبیں سے اپنی
کر دو اعدا کو قلم شاخ قلم کی صورت

نام والا ترا اے کاش مثال مجنوں
ریگ پر انگلیوں سے لکھوں قلم کی صورت

تیرا دیدار کرے رحم مجسم تیرا
دیکھنی ہو جسے رحماں کے کرم کی صورت

آپ ہیں شان کرم ، کان کرم، جان کرم
آپ ہیں افضل اتم لطف اعم کی صورت

اک اشارہ ترے ابرو کاشہ ہر دوسرا
کاٹ دے دشمنوں کو تیغ دو دم کی صورت

آپ کا مثل شہا کیسے نظر میں آئے
کس نے دیکھی ہے بھلا اہل عدم کی صورت

موم ہے ان کے قدم کے لئے دل پتھر کا
سنگ نے دل میں رکھی انکے قدم کی صورت

خواب میں بھی نہ نظر آئے اگر تم چاہو
دردوغم ، رنج و الم ،ظلم وستم کی صورت

اے سحاب کرم اک بوند کرم کی پڑ جائے
صفحہ دل سے مرے محو ہو غم کی صورت

جب سے سوکھے ہیں مرے کشت اہل باغ عمل
یاد آتی ہے مجھے ابر کرم کی صورت

صفحہ دل پہ مرے نام نبی کندا ہوا
نقش ہو دل پہ مرے ان کے علم کی صورت

تیری تصویر کھینچے روح منور کیوں کر
کیسے کھینچے کوئی مصباح ظلم کی صورت

آئیں جو خواب میں وہ ہو شب غم عید کا دن
جائیں تو عید کا دن ہو شب غم کی صورت

جائیں گلشن سے تو لٹ جائے بہار گلشن
دشت میں آئیں تو ہو دشت ارم کی صورت

بھیڑ کو خوف نہ ہو شیر سے جو تم چاہو
تم جو چاہے تو بنے شیر غنم کی صورت

کوہ ہو جائیں اگر چاہو تو سونا چاندی
سنگریزے بنیں دینار و درم کی صورت

صورت پاک وہ بے مثل ہے پائی تم نے
جس کی ثانی نہ عرب اور نہ عجم کی صورت

دم نکل جائے مرا راہ میں ان کی نوریؔ
ان کے کوچہ میں رہوں نقش قدم کی صورت

در منقبت

سیدنا علاء الملت والدین علی احمد صابر کلیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کیسے کاٹوں رتیاں صابر
تارے گنت ہوں سیاں صابر

مورے کر جوا ہوک اٹھت ہے
مو کو لگا لے چھتیاں صابر

توری صورتیا پیاری پیاری
اچھی اچھی بتیاں صابر

چیری کو اپنے چرنوں لگا لے
میں پروں تورے پیاں صابر

ڈولے نیا موری بھنور میں
بلما پکڑے بیاں صابر

چھتیاں لاگن کیسے کہوں میں
تم ہوں اونچے اٹریاں صابر

تورے دوارے سیس نواؤں
تیری لے لوں بلیاں صابر

سپنے ہی میں درشن دکھلاؤ
موکو مورے گسیاں صابر

تن، من، دھن سب تو پہ وارے
نوؔری مورے سیاں صابر

سلام

تم پر لاکھوں سلام　　تم پر لاکھوں سلام
سب سے اعلیٰ عزت والے　　غلبہ و قہر و طاقت والے
حرمت والے کرامت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
ظاہر باہر سیادت والے　　غالب قاہر ریاست والے
قوت والے شہادت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
نور علم و حکمت والے　　نافذ جاری حکومت والے
رب کی اعلیٰ خلافت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
آپ کا چاہا رب کا چاہا　　رب کا چاہا آپ کا چاہا
رب سے ایسی چاہت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
تم ہو شہ اورنگ خلافت　　تم ہو والی ملک جلالت
تم ہو تاج رفعت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
رب کے پیارے راج دلارے　　ہم ہیں تمہارے تم ہو ہمارے

اے دامان رحمت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

دھو دیں گنہ کے دھبے کالے　　ابر کرم کے برسیں جھالے
گیسوؤں والے رحمت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

ڈگمگ ڈگمگ نیا ہالے　　جیرا کانپے توئی سنبھالے
آہ دہائی رحمت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

بگڑی ناؤ کون سنبھالے　　ہائے بھنور سے کون نکالے
ہاں ہاں زور و طاقت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

راجا پرجا آپ کے دوارے　　سب ہیں بیٹھے جھولی پسارے
داتا پیارے دولت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

کھیون ہارے کھیون ہارے　　بیاں پکڑے مورے پیارے
قوت والے ہمت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

اپنے پرائے آپ کے در سے　　نعمتیں پائیں جھولیاں بھر کے
اللہ اللہ سخاوت والے　　تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

عرش علا پر رب نے بلایا　　اپنا جلوہ خاص دکھایا
خلوت والے جلوت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

تخت تمہارا عرش خدا کا　　ملک خدا ہے ملک تمہارا
رب کی اعلیٰ خلافت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

دے دے تم کو اپنے خزانے　　رب عزت رب علا نے
دونوں جہاں کی نعمت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

ایسی دولت پائی پھر بھی　　مسکینی ہی تم نے چاہی
مسکینوں پر رحمت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

آپ سے دولت پائے دنیا　　آپ کریں خود فاقہ پہ فاقہ
ایسی بخشش و دولت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

نعمتیں تم اوروں کو کھلاؤ　　خود کھاؤ تو جو کی کھاؤ
نان جویں پہ قناعت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

دولت دو عالم کو بانٹو پیٹ پر اپنے پتھر باندھو
اللہ اللہ سخاوت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

غیروں کو اپنوں سے زیادہ بانٹی تم نے دولت دنیا
ماشاء اللہ ہمت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

ہم ہیں جتنے خاطی مخطی آپ ہیں اس سے زائد معلیٰ
عفو و صفح و عنایت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

تم کو دیکھا حق کو دیکھا آپ کی صورت اس کا جلوہ
اچھی اچھی صورت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

کتنے پردے ہیں چہرے پر چہرہ پھر بھی مانند قمر
اے نورانی صورت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

صورت اقدس سے حق ظاہر کلمہ پڑھتے دیکھ کے کافر
اے حقانی صورت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

بو جہل لعیں کلمہ پڑھتا دیکھا ہی نہیں اس نے شاہا

پردوں والی صورت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
خلق تمہارا خلق الٰہی　　فیض تمہارا لا متناہی
اے پاکیزہ سیرت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
ایسی مقدس خواب راحت　　آپ تو سوئیں جاگے قسمت
اے ربانی دعوت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
چشم سر نے حق کو دیکھا　　دل نے حق کو حق ہی جانا
اے حقانی صورت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
مازغ بصرک یا مولیٰ　　ما کذب قلبک حین رای
ایسی چشم بصیرت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
قول حق ہے قول تمہارا　　ان ھو الا وحی یوحیٰ
صدق وحق و امانت والے　　تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
فعل تمہارا فعل خدا ہے　　اس کا گواہ اللہ رمیٰ ہے
حق سے ایسی نسبت والے　　تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

دین حق کے ہادی رہبر تم ہو حق کے نائب اکبر
ناسخ ادیان شریعت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

حلت وحرمت آپ کے منہ سے ایسی ہی ہے جیسے حق کے
حلت والے حرمت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

آپ کا سایہ کیسے ہوتا آپ ہیں نور حق کا سایہ
ظل رحمت طلعت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

آپ کا دم ہے فرش کی نزہت اور قدم ہے عرش کی زینت
حسن و جمال و لطافت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

تم ہو نور چشم خلقت تم ہو سرور قلب صفوت
تم ہو وجد کی فرحت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

اے شاہد حق شاہد امت کافر پر تم رب کی حجت
تم مومن کی نصرت والے تم پر لاکھوں سلام

تم پر لاکھوں سلام

سنت رب عزت تم ہو زیب و زین جنت تم ہو
امن و امان امت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

خواب میں جلوہ اپنا دکھاؤ نوریؔ کو تم نوری بناؤ
اے چمکیلی رنگت والے تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام
تم پر لاکھوں سلام

قطعہ

منظور نظر ہے بس ثنائے سرکار
جان دو جہاں کی جو ہیں سر ہرکار
نوریؔ کافی ہے دو جہاں میں مجھ کو
مقبول اگر ہوں ان کو مرے افکار

صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

اعلیٰ سے اعلیٰ رفعت والے بالا سے بالا عظمت والے
سب سے برتر عزت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

سب سے زائد حرمت والے سب سے بڑھ کر ہمت والے
سب سے برتر قدرت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

جاہ و جلال وجاہت والے قوت و سطوت صولت والے
شان و شوکت و حشمت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو ماہ لاہوت خلوت تم ہو شاہ ناسوت جلوت
تم ہو جامعیت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو جو ہر فرد عزت تم ہو جسم جان وجاہت
تم ہو تاج رفعت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو آب عین رحمت تم ہو تاب ماہ وحدت
اے چمکیلی رنگت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو نہر بحر وحدت تم ہو پیارے منبع کثرت
وحدت والے کثرت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

مالک کل کے تم ہو نائب سب ہے تمہارا حاضر غائب
تم ہو شہود و غیبت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو سایہ رب عزت تم ہو مایہ خلق خلقت
دونوں جہاں کی زینت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو صاحب عز و کرامت تم ہو لعل نگیں کرامت
تم ہو نہایت رحمت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

اوحی الیک اللہ ما اوحی من یعلمھا الا انت
مولی سر قدرت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

چہرہ مطلع نور الہی سینہ مخزن راز خدائی
شرح صدر صدارت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو ہمارے ہم ہیں تمہارے رب کے پیارے راج دلارے

عزت والے عظمت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

ہم ہیں بیٹھے ترے دوارے اپنی اپنی جھولی پسارے
داتا پیارے دولت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

ہر علت کے تم ہو دافع ہر مشکل کے تم ہو رافع
صحت والے قوت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

ہر کرتب کے تم ہو دافع ہر بیماری کے تم ہو نافع
اے سرمایہ رحمت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

بند الم اور بندے تمہارے آؤ آؤ پیارے پیارے
رافت والے رحمت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

خاک قدم کی یاد قسم کی یہ ہے عزت آپ کے دم کی
عرش سے اعظم تربت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

سدرہ تمہارا عرش تمہارا کرسی تمہاری فرش تمہارا
مالک دوزخ و جنت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

رب نے تم کو سیر کرائی اپنی خدائی تم کو دکھائی
ایسی اچھی بصارت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

عرش خدا تک کس کی رسائی دولت رویت کس نے پائی
ایسی دولت و رفعت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

پایا تم نے رتبہ علیا قاب قوسین او ادنیٰ
حق سے ایسی قربت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

غائب کیسے نہ ہوتا حاضر جب ہے باطن خود ہی ظاہر
علم غیب و شہادت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو شمع علم و حکمت تم ہو ضوء نور ہدایت
اے نورانی طلعت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو باغ بہار و رحمت دل ہے غنچہ راز وحدت
بھینی بھینی نکہت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

موج اول بحر رحمت جوش آخر بحر رافت
فیض وجود و سخاوت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو وجہ بعث خلقت تم ہو سر غیب و شہادت
راز وحدت و کثرت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو فتح باب نبوت تم سے ختم دور رسالت
ان کی پچھلی فضیلت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو حق کے وہ ہے تمہارا سب ہے تمہارا جو ہے اس کا
حق سے ایسی الفت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

سرور و آقا مالک و مولیٰ دونوں جگ کے تم ہو داتا
رحمت والے رافت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

سارے رسولوں سے تم برتر تم سارے نبیوں کے سرور
سب سے بہتر امت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

کون ہے محبوبوں میں تم سا کوئی نہیں ہے حاشا و کلا

پیاری پیاری صورت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

حقا حق نے ہے تم کو کیا بے مثل و نظیر و بے ہمتا
اچھی اچھی سیرت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

دونوں جہاں کے سرور تم ہو دین حق کے رہبر تم ہو
شمع بزم ہدایت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

عرش کی زینت تم ہی سے ہے فرش کی نزہت تم ہی سے ہے
حسن و جمال و لطافت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

مہ کو تم نے ٹکڑے کیا ہے سورج تم نے لوٹایا ہے
زور دست قدرت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

نافع علت دافع کربت تم ہو کہف روز مصیبت
رب سے اذن شفاعت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم
صلی اللہ صلی اللہ

کوئی نہیں ہے ایسا آقا پردہ ڈھانپے جو تنکوں کا
شرم وحیا و غیرت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

للہ خبر لو نوریؔ کی اچھی صورت ہو نوریؔ کی

چاند سی اچھی صورت والے صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ علیک وسلم

صلی اللہ صلی اللہ

جاری رہے گا سکہ تیرا

ماہ طیبہ نیر بطحا صلی اللہ علیک وسلم
تیرے دم سے عالم چمکا صلی اللہ علیک وسلم

تو ہے مظہر رب اجمل ظل ہیں تیرے سارے مرسل
کون ہے ہم سر تیرا شاہا صلی اللہ علیک وسلم

تم ہو پیارے اصل ہماری سارا جہاں ہے فرع تمہاری
تم سب کی ماہیت گویا صلی اللہ علیک وسلم

تم ہو آقا معرفت حق کے جلوے ہو نور مطلق کے
تم ہو حجت رب اکبر صلی اللہ علیک وسلم

تو ہے نائب رب اکبر پیارے ہر دم تیرے در پر
اہل حاجت کا ہے میلہ صلی اللہ علیک وسلم

حق نے بنایا ایسا تو نگرا کبر و اوسط و اصغر و سرور
تیرے در پر حاضر جملہ صلی اللہ علیک وسلم

ہر شے میں ہے تیرا جلوہ تجھ سے روشن دین و دنیا
بانٹا تو نے نور کا باڑا صلی اللہ علیک وسلم

ایماں تیری عظمت و الفت اور تصدیق و جزم نسبت
مومن وہ جس نے پایا صلی اللہ علیک وسلم

بے شبہ ہے زین طاعت حق یہ ہے کہ عین عبادت
حق کے پیارے تصور تیرا صلی اللہ علیک وسلم

تیری ضیا سے عالم چمکا سبحان اللہ ماشاء اللہ
جلوہ حق ہے جلوہ تیرا صلی اللہ علیک وسلم

نور مجسم تیرے دم سے نوری صدقے روز ہیں پاتے
مہر و ماہ و انجم آرا صلی اللہ علیک وسلم

تو چاہے وہ جو رب چاہے، رب چاہے وہ جو تو چاہے
چاہا تیرا رب کا چاہا صلی اللہ علیک وسلم

جتنے سلاطیں پہلے آئے سکے ہو گئے ان کے کھوٹے
جاری رہے گا سکہ تیرا صلی اللہ علیک وسلم

تاج سلطاں بن کر چمکا تیرے نقش پا کا جلوہ
تو ہے نور ذات مولا صلی اللہ علیک وسلم

تیرے گھر کا بچہ بچہ سارا گھرانا سید والا
نوری مورت نور کا پتلا صلی اللہ علیک وسلم

کی ہے ابر غم نے چڑھائی ماہ طیبہ تیری دہائی
بدر دجیٰ ہو جلوہ فرما صلی اللہ علیک وسلم

غم کی گھٹا کالیکیں چھائیں رنج والم کی بلائیں چھائیں
شمس ضحیٰ ہو جلوہ فرما صلی اللہ علیک وسلم

خار غم کیسا چبھتا ہے کیسی خلش ہے دل دکھتا ہے
پیارے، دل سے نکالو کانٹا صلی اللہ علیک وسلم

رافع تم ہو دافع تم ہو، نافع تم ہو شافع تم ہو
رنج وغم کا پھر کیا کھٹکا صلی اللہ علیک وسلم

میں ہوں بے بس تو ہی بس ہے میں ہوں بیکس تو ہی کس ہے
کس لے کمر اور بہر مدد آ صلی اللہ علیک وسلم

سر پر بادل کالے کالے دود عصیاں کے ہیں چھاپے
دم گھٹتا ہے میرے مولیٰ صلی اللہ علیک وسلم

میں ہوں تنہا بن ہے سونا، درد ایماں سر پر پہنچا
میری خبر لے میرے مولیٰ صلی اللہ علیک وسلم

حال ہمارا جیسے زبوں ہے اور وہ کیسا اور وہ کیوں ہے
سب ہے تم پر روشن شاہا صلی اللہ علیک وسلم

ہر ذرہ پر تیری نظر ہے ہر قطرہ کی تجھ کو خبر ہے
ہو علم لدنی کے تم دانا صلی اللہ علیک وسلم

عیب سے تم کو پاک کیا ہے غیب کا تم کو علم دیا ہے
اور خود حق بھی تم سے چھپا کیا صلی اللہ علیک وسلم

تو میرے ایماں کو جلا دے جان مسیحا دل کو جلا دے
مردہ ہے دل میرا آقا صلی اللہ علیک وسلم

حد سے بڑھ گئے عصیاں میرے تو دھو دے آب رحمت سے
بحر رحمت جوش پہ آجا صلی اللہ علیک وسلم

کیسی زبانیں سوکھ گئی ہیں پیاس سے باہر آئی ہوئی ہیں
ابر کرم دیدے اک چھینٹا صلی اللہ علیک وسلم

مہر محشر سر پر سرور پھونکے دے ہے ہم کو یکسر
مہر سے کر گیسو کا سایا صلی اللہ علیک وسلم

منہ تک پسنہ پہونچا ڈوبا ڈوبا ڈوبا ڈوبا
دامن میں لیجئے آقا صلی اللہ علیک وسلم

آدم سے تا حضرت عیسٰی سب کی خدمت میں ہو آیا
نفسی سب نے ہی فرمایا صلی اللہ علیک وسلم

میرے آقا میرے مولا، آپ سے سن کر انی لھا
دم میں ہے دم میرے آیا صلی اللہ علیک وسلم

روشن ہو گیا اس سے سرور پیش وا اور شافع محشر
میرے مولا تم ہو تنہا صلی اللہ علیک وسلم

وقت ولادت تم نہیں بھولے وقت رحلت یاد ہی رکھے
اپنے بندے تم نے شاہا صلی اللہ علیک وسلم

آؤ آؤ میری خبر کو واروں تم پر قلب و جگر کو
میں بھی ہوں تمہارا بندہ صلی اللہ علیک وسلم

میری آنکھوں میرے سر پر میرے دل پر میرے جگر پر
پائے اقدس رکھ دو شاہا صلی اللہ علیک وسلم

تیرے نقش قدم نے سرور پتھر موم بنائے یکسر
موم بنا دل سنگیں میرا صلی اللہ علیک وسلم

آپ کا جلوہ ہر جزو کل میں آپ کے رنگ و بو ہر گل میں
آپ کی بو سے عالم مہکا صلی اللہ علیک وسلم

کون گیا عرش علا تک کس کی رسائی ذات خدا تک
تم نے پایا اعلیٰ پایا صلی اللہ علیک وسلم

تم ہو اول تم ہو آخر، تم ہو باطن تم ہو ظاہر
حق نے بخشے ہیں یہ اسما صلی اللہ علیک وسلم

بارک شرف مجد کرم نور قلبک اسری علم
رب نے تم کو کیا کیا بخشا صلی اللہ علیک وسلم

صاحب دولت تم ہی تو ہو قاسم نعمت تم ہی تو ہو
تم ہو سارے جگ کے داتا صلی اللہ علیک وسلم

انت الرافع انت النافع انت الواقع انت الشافع
اشفع عند الرب الاعلیٰ صلی اللہ علیک وسلم

انت الاول انت الاخر انت الباطن انت الظاهر
انت سی المولیٰ تعالیٰ صلی اللہ علیک وسلم

من لی ناصر مالی و ابی غیرک مالی فانظر حالی
واسمع قالی یا مولائی صلی اللہ علیک وسلم

انت القاسم ربک معطی تم ہی نے سب کو نعمت دی
دیدو مجھ کو میرا حصہ صلی اللہ علیک وسلم

انت شفیعی انت وکیلی انت حبیبی انت طبیبی
انت کفیلی یا مولانا صلی اللہ علیک وسلم

حاضر در ہے نوری مضطر آپکا یہ موروثی ثنا گر
ابن رضا ہے خواہاں رضا کا صلی اللہ علیک وسلم

قطعہ

بدکار ہوں مجرم ہوں سیہ کار ہوں میں
اقرار ہے اس کا کہ گنہگار ہوں میں
بایں ہمہ ناری نہیں نورؔی ہوں حضور
مومن ہوں تو فردوس کا حقدار ہوں میں

پیکر حسن تمام

الصلاۃ والسلام اے سرور عالی مقام
الصلاۃ والسلام اے رہبر جملہ انام
الصلاۃ والسلام اے مظہر ذات السلام
الصلاۃ والسلام اے پیکر حسن تمام

الصلاۃ والسلام الصلاۃ والسلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

یاحبیب اللہ انت مہبط الوحی المبیں
انی مذنب سیدی انت شفیع المذنبین
یارسول اللہ انت صادق الوعد الامیں
یا نبی اللہ انت رحمۃ اللعلمین

الصلاۃ والسلام الصلاۃ والسلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

اے شہ عرش آستاں اے سرور کون و مکاں
اے مرے ایمان جاں اے جان ایمان زماں
اے مرے امن و اماں اے سرور ہر دو جہاں
میں ہوں عاصی سرورا اور تم شفیع عاصیاں

الصلاۃ والسلام الصلاۃ والسلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

اے کہ تیری ذات عالی سر ہر موجود ہے
اے وہ سرور جس پہ صدقے بود ہر نابود ہے
اے وہ جس کا در، در فیض و سخا وجود ہے
اے وہ جس کا باب دشمن پر بھی نا مسدود ہے

الصلاۃ والسلام الصلاۃ والسلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

اے وہ جس کا رب ہے شاہد اور وہ مشہود ہے
اے وہ جس کا رب ہے حامد اور وہ محمود ہے
اے وہ جس کا رب ہے قاصد اور وہ مقصود ہے
اے کہ جس کا جود ایسا کہ لا مقصود ہے

الصلاۃ والسلام الصلاۃ والسلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

قبلہ کونین ہیں سرکار امام القبلتین
آپ ہیں فتح خدا سے فاتح بدر و حنین
دور در سے جو ہوا تو پھر کہاں یہ امن و چین
ہم پہ چشم کرم ہو یا سیدی جد حسین

الصلاۃ والسلام الصلاۃ والسلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

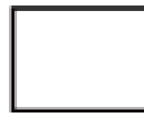
اے شہنشاہ دو عالم ، شافع روز قیام
زینت گلزار طیبہ مرجع ہر خاص و عام
حاضر در آج ہیں سرکار کے رضوی غلام
از پئے احمد رضا مقبول ہو ان کا سلام

الصلاۃ والسلام الصلاۃ والسلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

آئینہ حق نما

در منقبت حضور پرنور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

ترا جلوہ نور خدا غوث اعظم ترا چہرہ ایماں فزا غوث اعظم
مجھے بے گماں دے گما غوث اعظم نہ پاؤں میں اپنا پتا غوث اعظم
خودی کو مٹا دے خدا سے ملا دے دے ایسی فنا و بقا غوث اعظم
خودی کو گھماؤں تو میں حق کو پاؤں مجھے جام عرفاں پلا غوث اعظم
خدا ساز آئینہ حق نما ہے ترا چہرہ پر ضیا غوث اعظم
خدا تو نہیں مگر تو خدا سے جدا بھی نہیں ہے ذرا غوث اعظم
نہ تو خدا ہے نہ حق سے جدا ہے خدا کی ہے تو شان یا غوث اعظم
تو باغ علی کا ہے وہ پھول جس سے دماغ جہاں بس گیا غوث اعظم
ترا مرتبہ کیوں نہ اعلیٰ ہو مولیٰ ہے محبوب رب العلا غوث اعظم
ترا رتبہ اللہ اکبر سروں پر قدم اولیا نے لیا غوث اعظم
ترا دامن پاک تھامے جو رہزن بنے ہادی و رہنما غوث اعظم



نہ کیوں مہرباں ہو غلاموں پہ اپنے / کرم کی ہے تو کان یا غوث اعظم

ترے صدقے جاؤں مری لاج رکھ لے / ترے ہاتھ ہے لاج یا غوث اعظم

پریشان کردے پریشانیوں کو / پریشان دل ہے مرا غوث اعظم

مری کشتی چکرا رہی ہے بھنور میں / مرے ناخدا باخدا غوث اعظم

خدارا سہارا ، سہارا خدارا / تلاطم ہے حد سے سوا غوث اعظم

ارے مورے سیاں پڑوں تورے پیاں / پکڑ موری بیاں پیا غوث اعظم

خطا کاریاں گرچہ حد سے بھی اپنی / سوا ہیں سوا ہیں سوا غوث اعظم

ہماری خطا کو تمہاری عطا سے / بھلا کوئی نسبت بھی یا غوث اعظم

تو رحم و کرم کا ہے بے پایاں دریا / یہ اک فرد عصیاں ہے کیا غوث اعظم

یہ اک فرد عصیاں ہے کیا ترے آگے / اگر لاکھوں سے ہوں سوا غوث اعظم

ترا ایک ہی قطرہ دھو دیگا سارا / ہر اک صفحہ پر خطا غوث اعظم

تو بیکس کا کس اور بے بس کا بس ہے / تواں ناتواں کی یا غوث اعظم

مری جان میں جان آئے جو آئے / مرا جان عالم مرا غوث اعظم

مری جان کیا جان ایماں ہو تازہ / کہ ہے محی دین خدا غوث اعظم

مرا سر تری کفش پا پر تصدق   وہ پا کے تو قابل ہے یا غوث اعظم

جھلک روئے انور کی اپنی دکھا کر

تو نوریؔ کو نوری بنا غوث اعظم

تیرے گھر سے دنیا پلی غوث اعظم

کھلا میرے دل کی کلی غوث اعظم
مٹا قلب کی بے کلی غوث اعظم

مرے چاند میں صدقے آجا ادھر بھی
چمک اٹھے دل کی کلی غوث اعظم

ترے رب نے مالک کیا ترے جد کو
تیرے گھر سے دنیا پلی غوث اعظم

وہ ہے کون ایسا نہیں جس نے پایا
ترے در پر دنیا ڈھلی غوث اعظم

کہا جس نے یا غوث اغثنی تو دم میں
ہر آئی مصیبت ٹلی غوث اعظم

نہیں کوئی بھی ایسا فریادی آقا
خبر جس کی تم نے نہ لی غوث اعظم

مری روزی مجھ کو عطا کر دے آقا
ترے در سے دنیا نے لی غوث اعظم

نہ مانگوں میں تم سے تو پھر کس سے مانگوں
کہیں اور بھی ہے چلی غوث اعظم

صدا گر میں یہاں نہ دوں تو کہاں دوں
کوئی اور بھی ہے گلی غوث اعظم

جو قسمت ہو میری بری اچھی کر دے
جو عادت ہو بد کر بھلی غوث اعظم

ترا مرتبہ اعلیٰ کیوں ہو نہ مولیٰ
تو ہے ابن مولا علی غوث اعظم

قدم گردن اولیا پر ہے تیرا
ہے تو رب کا ایسا ولی غوث اعظم

جو ڈوبی تھی کشتی وہ دم میں نکالی
تجھے ایسی قدرت ملی غوث اعظم

ہمارا بھی بیڑا لگا دو کنارے
تمہیں ناخدائی ملی غوث اعظم

تباہی سے ناؤ ہماری بچا دو — ہوائے مخالف چلی غوث اعظم

تجھے تیرے جد سے انہیں تیرے رب سے — ہے علم خفی و جلی غوث اعظم

مرا حال تجھ پہ ہے ظاہر کہ تیری — تری لوح سے جا ملی غوث اعظم

خدا ہی کے جلوے نظر آئے جب بھی — تری چشم حق ہیں کھلی غوث اعظم

فدا تم پہ ہو جائے نوریؔ مضطر

یہ ہے اس کی خواہش دلی غوث اعظم

کرو ہم پہ یٰسٓ دم غوث اعظم

تجلی نور قدم غوث اعظم — ضیائے سراج الظلم غوث اعظم
ترا حل ہے تیرا حرم غوث اعظم — عرب تیرا ، تیرا عجم غوث اعظم
کرم آپ کا ہے اعم غوث اعظم — عنایت تمہاری اتم غوث اعظم
مخالف ہوں گو سو پدم غوث اعظم — ہمیں کچھ نہیں اس کا غم غوث اعظم
چلا ایسی تیغ دو دم غوث اعظم — کہ اعدا کے سر ہوں قلم غوث اعظم
وہ اک وار کا بھی نہ ہو گا تمہارے — کہاں ہے مخالف میں دم غوث اعظم
ترے ہوتے ہم پر ستم ڈھائیں دشمن — ستم ہے ستم ہے ستم غوث اعظم
کہاں تک سنیں ہم مخالف کے طعنے — کہاں تک سہیں ہم ستم غوث اعظم
بڑھے حوصلے دشمنوں کے گھٹا دے — ذرا لے لے تیغ دو دم غوث اعظم
نہیں لاتا خاطر میں شاہوں کو شاہا — ترا بندہ بے درم غوث اعظم
کرم چاہیے تیرا ، تیرے خدا کا — کرم غوث اعظم کرم غوث اعظم
گھٹا حوصلہ غم کی کالی گھٹا کا — بڑھتی ہے گھٹا دم بدم غوث اعظم
بڑھا ناخدا سر سے پانی الم کا — خبر لے کہ ڈوبے ہیں ہم غوث اعظم
نظر آئے نہ صورت مجھ کو نہ صورت الم کی — نہ دیکھوں کبھی روئے غم غوث اعظم
کرو پانی غم کو بہا دو الم کو — گھٹائیں بڑھیں ہو کرم غوث اعظم
بڑھا ہاتھ کر دستگیری ہماری — بڑھا ابر غم دم بدم غوث اعظم
خدارا ذرا ہاتھ سینے پہ رکھ دو — ابھی مٹتے ہیں غم ، الم غوث اعظم
خدا نے تمہیں ، محو و اثبات بخشا — ہو سلطان لوح و قلم غوث اعظم
ہے قسمت میری ٹیڑھی تم سیدھی کر دو — نکل جائیں سب پیچ و خم غوث اعظم
خبر لو ہماری کہ ہم ہیں تمہارے — کرو ہم پہ فضل و کرم غوث اعظم

تم ایسے غریبوں کے فریاد رس ہو　　　　کہ ٹھہرا تمہارا علم غوث اعظم
بعین عنایت بچشم کرامت　　　　بدہ جرعہ نا چشم غوث اعظم
ترا ایک قطرہ عوالم نما ہے　　　　نہیں چاہیے جام جم غوث اعظم
کچھ ایسا گما دے محبت میں اپنی　　　　کہ خود کہہ اٹھوں میں منم غوث اعظم
جسے چاہے جو دے جسے چاہے نہ دے　　　　ترے ہاتھ میں ہے نعم غوث اعظم
ترا حسن نمکیں بھرے زخم دل کے　　　　بنہ مرہمے برو لم غوث اعظم
ترقی کرے روز و شب درد الفت　　　　نہ ہو قلب کا درد کم غوث اعظم
خدا رکھے تم کو ہمارے سروں پر　　　　ہے بس اک تمہارا ہی دم غوث اعظم
دم نزع سرہانے آ جاؤ پیارے　　　　تمہیں دیکھ کر نکلے دم غوث اعظم
تری دید کے شوق میں جان جاناں　　　　کھنچ آیا ہے آنکھوں میں دم غوث اعظم
یہ دل ، یہ جگر ہے ، یہ آنکھیں ، یہ سر ہے　　　　جہاں چاہے رکھو قدم غوث اعظم
سر خود بہ شمشیر ابرو فروشم　　　　بموگان تو سینہ ام غوث اعظم
بہ پیکان تیرت جگری فروشم　　　　بہ تیز نگاہت دلم غوث اعظم
دماغم رسد بر سر عرش اعلیٰ　　　　بپایت اگر سر نہم غوث اعظم
مری سر بلندی یہیں سے ہے ظاہر　　　　کہ شد زیر پایت سرم غوث اعظم
لگا لو مرے سر کو قدموں سے اپنے　　　　تمہیں سر حق کی قسم غوث اعظم
قدم کیوں لیا اولیاء نے سروں پر　　　　تمہیں جان اس کے حکم غوث اعظم
کیا فیصلہ حق و باطل میں تم نے　　　　کیا حق نے تم کو حکم غوث اعظم
تمہاری مہک سے گلی کوچے مہکے　　　　ہے بغداد رشک ارم غوث اعظم
کرم سے کیا رہ نما رہزنوں کو　　　　ادھر بھی نگاہ کرم غوث اعظم
مرا نفس سرکش بھی رہزن ہے میرا　　　　یہ دیتا ہے دم ، دم بدم غوث اعظم

دکھا دے تو انی عزوم کے جلوے — سنا دے صدائے منم غوث اعظم
مرے دم کو اس کے دموں سے بچا دے — کرم کر کرم کر کرم غوث اعظم
میں ہوں ناتواں سخت کمزور حد کا — ہیں زوروں چڑھے اس کے دم غوث اعظم
نہ پلہ ہو ہلکا ہمارا نہ ہم ہوں — نہ بگڑے ہمارا بھرم غوث اعظم
کہا ں تک ہماری خطائیں گنیں گے — کریں عفو سب یک قلم غوث اعظم
ہماری خطاؤں سے دفتر بھرے ہیں — کرم کر کہ ہوں کالعدم غوث اعظم

تمہارے کرم کا ہے نوریؔ بھی پیاسا
ملے یم سے اس کو بھی نم غوث اعظم

سایہ خیر الوریٰ ملتا نہیں

دو جہاں میں کوئی تم سا دوسرا ملتا نہیں
ڈھونڈتے پھرتے ہیں مہر و مہ پتا ملتا نہیں

ہے رگ گردن سے اقرب نفس کے اندر ہے وہ
یوں گلے سے مل کے بھی ہے وہ جدا ملتا نہیں

آب بحر عشق جاناں سینہ میں ہے موجزن
کون کہتا ہے ہمیں آب بقا ملتا نہیں

آب تیغ عشق پی کر زندہ جاوید ہو
غم نہ کر جو چشمہ آب بقا ملتا نہیں

ڈوب تو بحر فنا میں پھر بقائے بقا پائے گا تو
قبل از بحر فنا بحر لقا ملتا نہیں

دنیا ہے اور اپنا مطلب بے غرض مطلب کوئی
آشنا ملتا نہیں نا آشنا ملتا نہیں

ذرہ ذرہ خاک کا چمکا ہے جس کے نور سے
بے بصیرت ہے جسے وہ مہ لقا ملتا نہیں

ذرہ ذرہ سے عیاں ہے ایسا ظاہر ہو کے بھی
قطرے قطرے میں نہاں ہے برملا ملتا نہیں

جو خدا دیتا ہے ملتا ہے اسی سرکار سے
کچھ کسی کو حق سے اس در کے سوا ملتا نہیں

کیا علاقہ دشمن محبوب کو اللہ سے
بے رضائے مصطفٰے ہرگز خدا ملتا نہیں

کوئی مانگے یا نہ مانگے ، ملنے کا در ہے یہی
بے عطائی مصطفائی مدعا ملتا نہیں

رہنماؤں کی سی صورت راہ ماری کام ہے
راہزن ہیں کو بکو اور رہنما ملتا نہیں

اہلے گہلے ہیں مشائخ آج کل ہر ہر گلی
بے ہمہ و باہمہ مرد خدا ملتا نہیں

ہیں صفائے ظاہری کے ساز و ساماں خوب خوب
جس کا باطن صاف ہو وہ باصفا ملتا نہیں

برزباں تسبیح و در دل گاؤ خر کا دور ہے
ایسے ملتے ہیں بہت اس سے ورا ملتا نہیں

بس یہی سرکار ہے اس سے ہمیشہ پائیں گے
دینے والے دیتے ہیں کچھ دن سدا ملتا نہیں

دور ساحل ، موج، حائل، پار بیڑا کیجے
ناؤ ہے منجدھار میں اور ناخدا ملتا نہیں

وصل مولیٰ چاہتے ہو تو وسیلہ ڈھونڈ لو
بے وسیلہ نجدیوں ہرگز خدا ملتا نہیں

دامن محبوب چھوڑے ، مانگے خود اللہ سے
ایسے مردک کو خدا سے مدعا ملتا نہیں

ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ سے عیاں پھر بھی نہاں
ہو کے شہ رگ سے قریں تر ہے جدا ملتا نہیں

طائر جاں کی طرح دل اڑ کے جا بیٹھا کہاں
میرے پہلو میں ابھی تھا کیا ہوا ملتا نہیں

دہر یہ الجھا ہوا ہے دہر کے پھندوں میں یوں
سارا الجھا سامنے ہے اور سرا ملتا نہیں

علم صانع ہوتا ہے مصنوع سے لیکن اسے
دیکھ کر مصنوع صانع کا پتا ملتا نہیں

نعمت کونین دیتے ہیں دو عالم کو یہی
مانگ دیکھو ان سے تم دیکھو تو کیا ملتا نہیں

سب پھر کر آئے ہیں اب شاہ والا کے حضور
جز تمہارے شافع روز جزا ملتا نہیں

درد مندی کے لئے آدم سے تا عیسیٰ گئے
دے جو اپنے درد کی حکمی دوا ملتا نہیں

جن سے امید کرم تھی دیدیا سب نے جواب
آج کے کام آنے والا خسرو ملتا نہیں

یاس کا عالم ہے سب سے آس توڑے آئے ہیں
ذات والا کے سوا اور آسرا ملتا نہیں

جل رہے ہیں پھنک رہے ہیں عاشقان سوختہ
دھوپ ہے اور سایہ زلف رسا ملتا نہیں

وہ ہیں خورشید رسالت نور کا سایہ کہاں
اس سبب سے سایہ خیر الوریٰ ملتا نہیں

دشمن جاں سے کہیں بدتر ہے دشمن دین کا
ان کے دشمن سے کبھی ان کا گدا ملتا نہیں

قاسم نعمت سے ہم مانگیں تو نجدی یوں بکیں
کیوں نبی سے مانگے اللہ سے کیا ملتا نہیں

مصطفیٰ ماجاء الا رحمۃ للعلمین
چارہ ساز دوسرا تیرے سوا ملتا نہیں

خود خدا بے واسطہ دے یہ ہمارا منہ کہاں
واسطہ سرکار ہیں بے واسطہ ملتا نہیں

ہم تو ہم وہ انبیاء کے لئے بھی ہیں واسطہ
ان کو بھی جو ملتا ہے بے واسطہ ملتا نہیں

انبیاء بعض اولیاء فائز ہیں اس سرکار میں
پر ولی کو راستہ بے واسطہ ملتا نہیں

دونوں عالم پاتے ہیں صدقہ اسی سرکار کا
خود خدا سے پائے جو ان کے سوا ملتا نہیں

زن زمین و زور اور زر کے ہیں گاہک ہر کہیں
دل سے جو ہو طالب ذکر خدا ملتا نہیں

چارزا اک ذال کے بدلے میں لیں چوکس رہے
یہ نہ سمجھے یہ اکائی سیکڑا ملتا نہیں

داد دنیا کیسا اف سنتے نہیں فریاد بھی
سننے والا درد کا کوئی شہا ملتا نہیں

باپ ماں، بھائی بہن، فرزند وزن، اک اک جدا
غم زدہ ہر ایک ہے اور غم زدہ ملتا نہیں

جو محبت کی چیز ہے محبوب کے قبضے کی ہے
ہاتھ میں ہو جس کے سب کچھ اس سے کیا ملتا نہیں

دل ستانی کرنے والے ہیں ہزاروں دلربا
دل نوازی کرنے والا دلربا ملتا نہیں

دل گیا اچھا ہوا اس کا نہیں غم ، غم یہ ہے
لے گیا پہلو سے جو وہ دلربا ملتا نہیں

محی سنت ، حامی ملت، مجدد دین کا
پیکر رشد و ہدیٰ احمد رضا ملتا نہیں

بے نوا کو بے صدا ملتا ہے اس سرکار سے
دودھ بھی بیٹے کو ماں سے بے صدا ملتا نہیں

کس طرح ہو حاضر در نوریؔ بے پر شہا
ناکے روکے دشمنوں نے راستہ ملتا نہیں

موسم بہار آیا

یہ کس شہنشہ والا کی آمد آمد ہے
یہ کون سے شہ بالا کی آمد آمد ہے

یہ آج تارے زمیں کی طرف ہیں کیوں مائل
یہ آسمان سے پیہم ہے نور کیوں نازل

یہ آج کیا ہے زمانے نے رنگ بدلا ہے
یہ آج کیا ہے کہ عالم کا ڈھنگ بدلا ہے

یہ آج کا ہے کی ہے شادی ہے عرش کیوں جھوما
لب زمین کو لب آسماں نے کیوں چوما

سماوا ڈوبا ہوا اور ساوا خشک ہوا
خزاں کا دور گیا موسم بہار آیا

یہ آج کیا ہے کہ بت اوندھے ہو گئے سارے
یہ آج کیوں ہیں شیاطیں بندھے ہوئے سارے

یہ انبیاء و رسل کس کے انتظار میں ہے
یہ آج لات وہبل کس سے انکسار میں ہے

یہ آج بشری لکم کی صدا کا شور ہے کیوں
یہ مرحبا کی نداؤں میں آج زور ہے کیوں

کہا جواب میں ہاتف نے لو مبارک ہو
اٹھو خدا کے حبیب آئے مژدہ ہو تم کو

وہ آئے آنے کی جن کے خبر تھی مدت سے
دعا خلیل کی عیسیٰ کی جو بشارت تھے

بڑھو ادب سے کرو عرض السلام علیک
واھل بیتک والآل والذین لدیک

سلام تم پہ خدا کا اور اس کی رحمت ہو
تحیت اس کی ثنا اس کی اس کی نعمت ہو

درود آپ پر ہر آن بھیجے رب ودود
اور اس کی برکتوں کا روز آپ پر ہو ورود

سلام آپ پر نازل کرے صلاۃ و سلام
بلند ذکر کرے آپ کا ہمیشہ مدام

یہی ہیں جن کو ملائک سلام کرتے ہیں
انہی کی مدح و ثنا صبح و شام کرتے ہیں

حق سے ملانے آئے ہیں

رسل انہیں کا تو مژدہ سنانے آئے ہیں
انہیں کے آنے کی خوشیاں منانے آئے ہیں

فرشتے آج جو دھومیں مچانے آئے ہیں
انہیں کے آنے کی شادی رچانے آئے ہیں

فلک کے حور و ملک گیت گانے آئے ہیں
کہ دو جہاں میں یہ ڈنکے بجانے آئے ہیں

یہ سیدھا راستہ حق کا بتانے آئے ہیں
یہ حق کے بندوں کو حق سے ملانے آئے ہیں

یہ بھولے بچھڑوں کو رستے پہ لانے آئے ہیں
یہ بھولے بھٹکوں کو ہادی بنانے آئے ہیں

خدائے پاک کے جلوے دکھانے آئے ہیں
دلوں کو نور کے بقعے بنانے آئے ہیں

یہ قید و بند الم سے چھڑانے آئے ہیں
لو مژدہ ہو کہ رہائی دلانے آئے ہیں

چمک سے اپنی جہاں جگمگانے آئے ہیں
مہک سے اپنی یہ کوچے بسانے آئے ہیں

نسیم فیض سے غنچے کھلانے آئے ہیں
کرم کی اپنی بہاریں دکھانے آئے ہیں

یہی تو سوتے ہوؤں کو جگانے آئے ہیں
یہی تو روتے ہوؤں کو ہنسانے آئے ہیں

یہ کفر و شرک کی نیویں ہلانے آئے ہیں
یہ شرک و کفر کی تعمیریں ڈھانے آئے ہیں

ہزاروں سال کی روشن شدہ بجھی آتش
یہ کفر و شرک کی آتش بجھانے آئے ہیں

سحر کو نور جو چمکا تو شام تک چمکا
بتا دیا کہ جہاں جگمگانے آئے ہیں

انہیں خدا نے کیا اپنے ملک کا مالک
انہیں کے قبضے میں رب کے خزانے آئے ہیں

جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ اسے دیں گے
کریم ہیں یہ خزانے لٹانے آئے ہیں

جو گر رہے تھے انہیں نائبوں نے تھام لیا
جو گر چکے ہیں یہ ان کو اٹھانے آئے ہیں

مسیح پاک نے اجسام مردہ زندہ کئے
یہ جان جاں دل و جاں کو جلانے آئے ہیں

بلاوا آپ کا اب تک دیا کئے نائب
اب آپ بندوں کو اپنے بلانے آئے ہیں

رؤف ایسے ہیں اور یہ رحیم ہیں اتنے
کہ گرتے پڑتوں کو سینے لگانے آئے ہیں

سنو گے لا نہ زبان کریم سے نوریؔ
یہ فیض و جود کے دریا بہانے آئے ہیں

گناہگاروں کی بخشش کرانے آئے ہیں

ہم اپنی حسرت دل کو مٹانے آئے ہیں
ہم اپنی دل کی لگی کو بجھانے آئے ہیں

دل حزیں کو تسلی دلانے آئے ہیں
غم فراق کو دل سے مٹانے آئے ہیں

کریم ہیں وہ نگاہ کرم سے دیکھیں گے
ہے داغ داغ دل اپنا دکھانے آئے ہیں

غم و الم یہ مٹا دیں گے شاد کر دیں گے
ہم اپنے غم کا قضیہ چکانے آئے ہیں

حضور بہر خدا داستان غم سن لیں
غم فراق کا قصہ سنانے آئے ہیں

نگاہ لطف و کرم ہو گی اور پھر ہو گی
کہ زخم دل پہ یہ مرہم لگانے آئے ہیں

فقیر آپ کے در کے ہیں ہم کہاں جائیں
تمہارے کوچہ میں دھونی زمانے آئے ہیں

مدینہ ہم سے فقیر آ کے لوٹ جائیں گے
در حضور پہ بستر جمانے آئے ہیں

خدا نے غیب دیا ہے انہیں ہے سب روشن
جو خطرے دل ہی میں چھپنے چھپانے آئے ہیں

کھلے گی میرے بھی دل کی کلی کہ جان جناں
چمن میں پھول کرم کے کھلانے آئے ہیں

کتاب حضرت موسیٰ میں وصف ہیں انکے
کتاب عیسیٰ میں ان کے فسانے آئے ہیں

انہیں کی نعت کے نغمے زبورے سن لو
زبان قرآں پہ ان کے ترانے آئے ہیں

دبا نہیں وہ فلک سے بلند و بالا ہے
تہ زمیں جسے سرور دبانے آئے ہیں

نصیب جاگ اٹھا اس کا چین سے سویا
وہ جس کو قبر میں سرور سلانے آئے ہیں

عجب کرم ہے کہ خود مجرموں کے حامی ہیں
گناہ گاروں کی بخشش کرانے آئے ہیں

سبھی رسل نے کہا اذھبوا الیٰ غیری
انا لھا کا یہ مژدہ سنانے آئے ہیں

زبان انبیاء پر آج نفسی نفسی ہے
مگر حضور شفاعت کی ٹھانے آئے ہیں

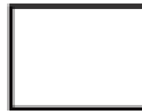
کسی غریب کے پلے یہ وقت وزن عمل
بھرم کرم سے یہ اس کا بنانے آئے ہیں

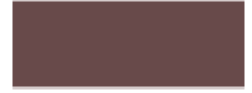
وہ پرچہ جس میں لکھا تھا درود اس نے کبھی
یہ اس سے نیکیاں اس کی بڑھانے آئے ہیں

خدا سے کرتے ہوئے عرض رب سلم
صراط پر یہ کسی کو چلانے آئے ہیں

زبان جو دیکھے ہے سوکھی ہوئی تو بحر کرم
کسی کو حوض پہ شربت پلانے آئے ہیں







ہوا ہے حکم کسی کو کہ نار میں جائے
یہ سن کے دوڑ کے اس کو چھڑانے آئے ہیں

الٰہی دور ہوں نجدی حجاز سے جلدی
حجازیوں کو یہ موذی ستانے آئے ہیں

نصیب تیرا چمک اٹھا دیکھ نوریؔ
عرب کے چاند لحد کے سرہانے آئے ہیں

شراب طہور آنکھوں میں

جو خواب میں کبھی آئیں حضور آنکھوں میں
سرور دل میں ہو پیدا نور آنکھوں میں

ہٹا دیں آپ اگر رخ سے اک ذرہ پردہ
چمک نہ جائے ابھی برق طور آنکھوں میں

نظر کو حسرت پابوس ہے مرے سرور
کرم حضور کریں پر ضرور آنکھوں میں

کھلے ہیں دیدۂ عشاق قبر میں یوں ہی
ہے انتظار کسی کا ضرور آنکھوں میں

خدا ہے تو نہ خدا سے جدا ہے اے مولیٰ
ترے ظہور سے رب کا ظہور آنکھوں میں

وجود شمس کی برہاں ہے خود وجود اس کا
نہ مانے کوئی اگر ہے قصور آنکھوں میں

خدا سے تم کو جدا دیکھتے ہیں جو ظالم
ہے زیغ قلب میں ان کے فتور آنکھوں میں

نہ ایک دل کہ مہ و مہر انجم و نرگس
ہے سب کی آرزو رکھیں حضور آنکھوں میں

امنڈ کے آہ نہیں آئے اشک ہائے خوں
یہ آ رہا ہے دل ناصبور آنکھوں میں

حضور آنکھوں میں آئیں حضور دل میں سمائیں
حضور دل میں سمائیں حضور آنکھوں میں

غلاف چشم کے اٹھتے ہی آسمان گئے
نظر کے ایسے قوی ہیں طیور آنکھوں میں

نظر نظیر نہ آیا نظر کو کوئی کہیں
جچے نہ غلماں نظر میں نہ حور آنکھوں میں

ہماری جان سے زیادہ قریب ہو ہم سے
تمہیں قریب جو ہم کو ہے دور آنکھوں سے

جہاں کی جان ہے وہ جان سے نہ کچھ منظور
عیاں ہے کف کی طرح نزد و دور آنکھوں میں

مئے محبت محبوب سے یہ ہیں سر سبز
بھری ہوئی ہے شراب طہور آنکھوں میں

ہوا ہے خاتمہ ایمان پر ترا نوریؔ
جبھی ہیں خلد کے حور و قصور آنکھوں میں

یہ کیا سوال ہے مجھ سے کہ کس کا بندہ ہے؟

کچھ ایسا کر دے مرے کردگار آنکھوں میں
ہمیشہ نقش رہے روئے یار آنکھوں میں

نہ کیسے یہ گل و غنچے ہوں خوار آنکھوں میں
بسے ہوئے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

بسا ہوا ہے کوئی گل عذار آنکھوں میں
کھلا ہے چار طرف لالہ زار آنکھوں میں

ہوا ہے جلوہ نما گل عذار آنکھوں میں
خزاں کے دور میں پھولی بہار آنکھوں میں

سرور نور ہو دل میں بہار آنکھوں میں
جو خواب میں کبھی آئے نگار آنکھوں میں

وہ نور دے مرے پرودگار آنکھوں میں
کہ جلوہ گر رہے رخ کی بہار آنکھوں میں

نظر ہو قدموں پہ ان کے نثار آنکھوں میں
بنائیں اپنا ہوں وہ رہ گزار آنکھوں میں

نہ اک نگاہ ہی صدقہ ہو دل بھی قرباں ہو
کرم کرے تو وہ ناقہ سوار آنکھوں میں

بصر کے ساتھ بصیرت بھی خوب روشن ہو
لگاؤں خاک قدم بار بار آنکھوں میں

تمہارے قدموں پہ موتی نثار ہونے کو
ہیں بے شمار مری اشکبار آنکھوں میں

نظر نہ آیا قرار دل حزیں اب تک
نگاہ رہتی ہے یوں بے قرار آنکھوں میں

انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

نظر میں کیسے سمائیں گے پھول جنت کے
کہ بس چکے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

عجب نہیں کہ لکھا لوح کا نظر آئے
جو نقش پا کا لگاؤں غبار آنکھوں میں

ملے جو خاک قدم ان کی مجھ کو قسمت سے
لگاؤں سرمہ نہ پھر زینہار آنکھوں میں

مدینہ جان چمن اور خزاں سے ایمن ہے
لگائے خاک وہاں کی ہزار آنکھوں میں

کھلے ہیں دیدۂ عشاق خواب مرگ میں بھی
کہ اس نگار کا ہے انتظار آنکھوں میں

خزاں کا دور ہوا دور وہ جہاں آئے
ہوئی ہے قدموں سے انکے بہار آنکھوں میں

یہ اشتیاق تری دید کا ہے جان جہاں
دم آگیا دم احتضار آنکھوں میں

یہ آسماں کے تارے یہ نرگس شہلا
ترا ہی جلوہ ہے ان بے شمار آنکھوں میں

یہ دم ہمارا کوئی دم کا اور مہماں ہے
کرم سے لیجئے دم بھر قرار آنکھوں میں

وہ سبز سبز نظر آ رہا ہے گنبد سبز
قرار آگیا یوں بے قرار آنکھوں میں

بہار دنیا ہے فانی نظر نہ کر اس پر
ہے کوئی دم کی یہ ساری بہار آنکھوں میں

یہ گل ، یہ غنچے ، یہ گلشن کے بیل اور بوٹے
انہیں کے دم کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

یہ حال زار ہے فرقت میں تیرے مضطر کا
کہ اشک آتے ہیں بے اختیار آنکھوں میں

وہی مجھے نظر آئیں جدھر نگاہ کروں
انہیں کا جلوہ رہے آشکار آنکھوں میں

یہ دل تڑپ کے کہیں آنکھوں میں نہ آ جائے
کہ پھر رہا ہے کسی کا مزار آنکھوں میں

نہ ایسے پھول کھلے ہیں کبھی نہ آگے کھلیں
بہاروں میں ہے عرب کی بہار آنکھوں میں

قریب ہے رگِ گردن سے ، پر جدا ہے وہ
نہ یار دل میں مکیں ہے نہ یار آنکھوں میں

یہ قرب اور یہ دوری خدا کی قدرت ہے
کہ ہو گا خلد میں دیدار یار آنکھوں میں

کرم یہ مجھ پہ کیا ہے مرے تصور نے
کہ آج کھینچ دی تصویر یار آنکھوں میں

فرشتو پوچھتے ہو مجھ سے کس کی امت ہو
لو دیکھ لو یہ ہے تصویر یار آنکھوں میں

نہ صرف آنکھیں ہی روشن ہوں دل بھی بینا ہو
اگر وہ آئیں کبھی ایک بار آنکھوں میں

ہزار آنکھیں ہیں تاروں کی اک گل مہتاب
یہ ایک پھول ہے جیسے ہزار آنکھوں میں

یوں ہی ہیں ماہ رسالت بھی سب نبیوں میں
کروڑ آنکھوں نہیں بے شمار آنکھوں میں

یہ کیا سوال ہے مجھ سے کہ کس کا بندہ ہے
میں جس کا بندہ ہوں ہے نور بار آنکھوں میں

ہے آشکار نظر میں جہاں کی نیرنگی
جما ہے نقشہ لیل و نہار آنکھوں میں

جما ہوا ہے تصور میں روضہ والا
بسے ہوئے ہیں وہ لیل و نہار آنکھوں میں

نہار چہرۂ والا تو گیسو ہیں والـــلیـــل
بہم ہوئے ہیں یہ لیل و نہار آنکھوں میں

پیا ہے جام محبت جو آپ نے نوریؔ
ہمیشہ اس کا رہے گا خمار آنکھوں میں

مجھے اپنی رحمت سے تو اپنا کر لے

حبیب خدا کا نظارہ کروں میں
دل و جان ان پر نثاراں کروں میں

تری کفش پا یوں سنوارا کروں میں
کہ پلکوں سے اس کو بہارا کروں میں

تری رحمتیں عام ہیں پھر بھی پیارے
یہ صدمات فرقت سہارا کروں میں

مجھے اپنی رحمت سے تو اپنا کر لے
سوا تیرے سب سے کنارہ کروں میں

میں کیوں غیر کی ٹھوکریں کھانے جاؤں
ترے در سے اپنا گزارا کروں میں

سلاسل مصائب کے ابرو سے کاٹو
کہاں تک مصائب گوارا کروں میں

خدارا اب آؤں کہ دم ہے لبوں پر
دم واپسیں تو نظارہ کروں میں

ترے نام پر سر کو قربان کر کے
ترے سر سے صدقے اتارا کروں میں

یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

مجھے ہاتھ آئے اگر تاج شاہی
تری کفش پا پر نثارا کروں میں

ترا ذکر لب پر خدا دل کے اندر
یونہی زندگانی گزارا کروں میں

دم واپسیں تک ترے گیت گاؤں
محمد محمد پکارا کروں میں

ترے در کے ہوتے کہاں جاؤں پیارے
کہاں اپنا دامن پسارا کروں میں

مرا دین و ایماں فرشتے جو پوچھیں
تمہاری ہی جانب اشارہ کروں میں

خدا ایسی قوت دے میرے قلم میں
کہ بد مذہبوں کو سدھارا کروں میں

جو ہو قلب سونا تو یہ ہے سہاگا
تری یاد سے دل نکھارا کروں میں

خدا ایک پر ہو تو اک پر محمد — اگر قلب اپنا دو پارا کروں میں

خدا خیر سے لائے وہ دن بھی نوریؔ — مدینے کی گلیاں بہارا کروں میں

صبا ہی سے نوریؔ سلام اپنا کہدے — سوا اس کے کیا اور چارا کروں میں

مجھے طیبہ بلا لو

شاہ والا مجھے طیبہ بلا لو طیبہ بلا لو مجھے طیبہ بلا لو
ڈیوڑھی کا اپنی کتا بنا لو
قدموں سے اپنے مجھ کو لگا لو
صدقے میں صدقے بلا لو فرقت کے مارے کو پیارے جلا لو
پیارے جلا لو مجھے پیارے جلا لو
مولا جلا لو مجھے آقا جلا لو
دنیا کے جھگڑوں سے یکسر چھڑا کر غیروں کیا الفت سے دل سے مٹا کر
شاہ والا مجھے اپنا بنا لو
اپنا بنا لو مجھے اپنا بنا لو
نیکوں کے صدقے میں ہم سے بدوں کو زار و نزار و مصیبت زدوں کو
مولا نبھا لو مرے مولیٰ نبھا لو
ہاں ہاں نبھا لو، مرے مولیٰ نبھا لو
ہوتے ہو تم کیوں مایوس و مضطر کس واسطے ہو حیران ششدر
دکھ درد والو سنو دکھ درد والو
طیبہ سے ہر ایک اپنی دوا لو
دارالشفائے طیبہ میں آؤ جو مانگو فوراً منہ مانگی پاؤں
اندو و غم سب اپنے مٹا لو
رنج و الم سب دل سے نکالو
آنکھوں میں آؤ دل میں سماؤ پردہ اٹھاؤ جلوہ دکھاؤ
حسرت زدہ کی پیارے دعا لو

حسرت نکالو میری حسرت نکالو

قربان جاؤں، قربان جاؤں سر صدقے کر کے صدقے اتاروں
قدموں میں اپنے مولا بلا لو
مولیٰ بلا لو مجھے آقا بلا لو

باد مخالف تیز آ رہی ہے کشتی ہماری چکرا رہی ہے
منجدھار میں ہوں مولیٰ بچا لو
پیارے بچا لو مجھے شاہا بچا لو

ڈولت ہے نیا موری بھنور میں مولیٰ تراؤ ایکے نجر میں
موری کھبریا مورے پیا لو
موکو بچا لو پیا موکو بچا لو

تائب ہوں نجدی آئب ہوں نجدی اور یہ نہ ہو تو خائب ہوں نجدی
غائب ہوں نجدی مولیٰ نکالو
جلدی نکالو انہیں جلدی نکالو

یہ نوریؔ مضطر تیرا ثنا گر اور اس کا گھر بھر ہو حاضر در
اپنے گداگر کو در پر بلا لو
امن و اماں سے ہمیں سرور بلا لو

بہارِ جاوداں تم ہو

بہار جانفزا تم ہو ، نسیم داستاں تم ہو
بہار باغ رضواں تم سے ہے زیب جناں تم ہو

حبیب رب رحمٰن تم مکین لامکاں تم ہو
سر ہر دو جہاں تم ہو شہ شاہنشاں تم ہو

حقیقت آپ کی مستور ہے یوں تو نہاں تم ہو
نمایاں ذرے ذرے سے ہیں جلوے یوں عیاں تم ہو

حقیقت سے تمہاری جز خدا اور کون واقف ہے
کہے تو کیا کہے کوئی چنیں تم ہو چناں تم ہو

خدا کی سلطنت کا دو جہاں میں کون دولہا ہے
تم ہی تم ہو تم ہی تم ہو یہاں تم ہو وہاں تم ہو

تمہارا نور ہی ساری ہے ان ساری بہاروں میں
بہاروں میں نہاں تم ہو بہاروں سے عیاں تم ہو

زمین و آسماں کی سب بہاریں آپ کا صدقہ
بہار بے خزاں تم ہو بہار جاوداں تم ہو

تمہارے حسن و رنگ و بو کی گل بوٹے حکایت ہیں
بہار گلستاں تم ہو بہار بوستاں تم ہو

تمہاری تابش رخ ہی سے روشن ذرہ ذرہ ہے
مہ و خورشید و انجم برق میں جلوہ کناں تم ہو

نظر عارف کا ہر عالم میں آیا آپ کا عالم
نہ ہوتے تم تو کیا ہوتا بہار ہر جہاں تم ہو

تمہارے جلوہ رنگیں ہی کی ساری بہاریں ہیں
بہاروں سے عیاں تم ہو بہاروں میں نہاں تم ہو

مجسم رحمت حق ہو کہ اپنا غم نہ اندیشہ
مگر ہم سے سیہ کاروں کی خاطر یوں رواں تم ہو

کجا ہم خاک افتادہ کجا تم اے شہ بالا
اگر مثل زمیں ہم ہیں تو مثل آسماں تم ہو

یہ کیا میں نے کہا مثل سما تم ہو معاذ اللہ
منزہ مثل سے برتر زہر و ہم و گماں تم ہو

میں بھولا آپ کی رفعت سے نسبت ہی ہمیں کیا ہے
وہ کہنے بھر کی نسبت تھی کہاں ہم ہیں کہاں تم ہو

چہ نسبت خاک را با عالم پاکت کہ اے مولیٰ
گدائے بے نوا ہم ہیں شہ عرش آستاں تم ہو

میں بیکس ہوں میں بے بس ہوں مگر کس کا تمہارا ہوں
تہ دامن مجھے لے لو پناہ بے کساں تم ہو

حقیقت میں نہ بیکس ہوں نہ بے بس ہوں نہ ناطاقت
میں صدقے جاؤں مجھے کمزور کے تاب و تواں تم ہو

ہمیں امید ہے روز قیامت ان کی رحمت سے
کہ فرمائیں ادھر آؤ نہ مایوس از جناں تم ہو

تم کارو، خطا کارو، سیہ کارو، جفا کارو
ہمارے دامن رحمت میں آ جاؤ کہاں تم ہو

ستم کارو چلے آؤ چلے آؤ ، چلے آؤ
ہمارے ہو، ہمارے ہو، اگرچہ ازبداں تم ہو

تمہارے ہوتے ساتے درد دکھ کس سے کہوں پیارے
شفیع عاصیاں تم ہو وکیل مجرماں تم ہو

مسیح پاک کے قرباں مگر جان دل و ایماں
ہمارے درد کے درماں طبیب انس و جاں تم ہو

دکھائے لاکھ آنکھیں مہر محشر کچھ نہیں پروا
خدا رکھے تمہیں تم ہو مرے امن و اماں تم ہو

ریاضت کے یہی دن ہیں بڑھاپے میں کہاں ہمت
جو کچھ کرنا ہو اب کر لو ابھی نوریؔ جواں تم ہو

فقط نسبت کا جیسا ہوں حقیقی نوری ہو جاؤں
مجھے جو دیکھے کہہ اٹھے میاں نوری میاں تم ہو

ثناء منظور ہے ان کی ، نہیں یہ مدعا نوریؔ
سخن سنج و سخنور ہو سخن کے نکتہ داں تم ہو

کرتے ہیں بخشش امت

کیا کہوں کیسے ہیں پیارے تیرے پیارے گیسو
دونوں عارض ہیں ضحیٰ لیل کے پارے گیسو

دست قدرت نے ترے آپ سنوارے گیسو
حور سو ناز سے کیوں ان پہ نہ وارے گیسو

خاک طیبہ سے اگر کوئی نکھارے گیسو
سنبل خلد تو کیا حور بھی ہارے گیسو

سنبل طیبہ کو دیکھے جو سنوارے گیسو
سنبل خلد کے رضواں بھی نثارے گیسو

کس لئے عنبر سارا نہ ہوں سارے گیسو
گیسو کس کے ہیں یہ پیارے ہیں تمہارے گیسو

ہوں نہ کیوں رحمت حق، حق میں ہمارے گیسو
گیسو اے جان کرم ہیں یہ تمہارے گیسو

یہ گھٹا جھوم کے کعبہ کی فضا پر آئی
اڑ کے یا ابرو پہ چھائے ہیں تمہارے گیسو

ماہ تاباں پہ ہیں رحمت کی گھٹائیں چھائیں
روئے پر نور پہ یا چھائے تمہارے گیسو

سر بسجدہ ہوئے محراب خم ابرو ہیں
کعبہ جاں کے جو آئے ہیں کنارے گیسو

نیر حشر ہے سر پر نہیں سایہ سرور
ہے کڑی دھوپ کریں سایہ تمہارے گیسو

سوکھ جائے نہ کہیں کشت امل اے سرور
بوندیاں لکۂ رحمت سے اتارے گیسو

اپنی زلفوں سے اگر نعل مبارک پونچھے
رضواں برکت کے لئے حور کے دھارے گیسو

گرد جھاڑی ہے ترے روضہ کی بالوں سے شہا
مشک بو کیسے نہ ہوں آج ہمارے گیسو

ان چمکتی ہے سیہ کاروں تمہاری قسمت
لو جھکے اذن کے سجدے کو وہ پیارے گیسو

پیش مولائے رضا جو ہیں جھکے سجدے میں
کرتے ہیں بخشش امت کے اشارے گیسو

پھوار مستوں پہ ترے ابر کرم کی برسے
ساقیا کھول ذرا حوض کنارے گیسو

سایہ بھی چاہیے ہے مستوں کو دو چھینٹے میں
کاش ساقی کے کھلیں حوض کنارے گیسو

عنبرستاں بنے محشر کا وہ میداں سارا
کھول دے ساقی اگر حوض کنارے گیسو

بادۂ و ساقی لب جو تو ہیں پھر ابر بھی ہو
ساقی کھل جائیں ترے حوض کنارے گیسو

یہ سر طورے سے گرتے ہیں شرارے نورؔی
روئے پر نور پہ یا وارے ہیں تارے گیسو

ختم الانبیاء تم ہو

کوئی کیا جانے جو تم ہو خدا ہی جانے کیا تم ہو
خدا تو کہہ نہیں سکتے مگر شانِ خدا تم ہو

نبیوں میں ہو تم ایسے نبی الانبیاء تم ہو
حسینوں میں تم ایسے ہو کہ محبوبِ خدا تم ہو

تمہارا حسن ایسا ہے کہ محبوبِ خدا تم ہو
مہ کامل کرے کسب ضیا وہ مہ لقا تم ہو

علو مرتبت پیارے تمہارا سب پہ روشن ہے
مکینِ لامکاں تم ہو شہ عرش علا تم ہو

تمہاری حمد فرمائی خدا نے اپنے قرآں میں
محمد اور مجد مصطفےٰ و مجتبیٰ تم ہو

جو سب سے پچھلا ہو پھر اس کا پچھلا ہو نہیں سکتا
کہ وہ پچھلا نہیں اگلا ہوا اس سے ورا تم ہو

تمہیں سے فتح فرمائی تمہیں پر ختم فرمائی
رسل کی ابتدا تم ہو نبی کی انتہا ہو تم ہو

خدا نے ذات کا اپنی تمہیں مظہر بنایا ہے
جو حق کو دیکھنا چاہیں تو اس کے آئینہ تم ہو

تمہیں باطن، تمہیں ظاہر، تمہیں اول، تمہیں آخر
نہاں بھی ہوں عیاں بھی مبتداؤ منتہا تم ہو

منور کر دیا ہے آپ کے جلوؤں نے عالم کو
مہ و خورشید کو بخشی ضیا نورِ خدا تم ہو

مٹا دی کفر کی ظلمت تمہارے روئے روشن نے
سویرا شرک کا تم نے کیا شمس الضحیٰ تم ہو

جہاں تاریک تھا سارا اندھیرا ہی اندھیرا تھا
تم آئے ظلمتیں تم سے مٹیں بدرالدجیٰ تم ہو

مرا منہ کیا میں مدح وستائش میں زباں کھولوں
مرے آقا تم ایسے ممدوح خدا تم ہو

ورفعنا سے تمہاری رفعت بالا ہوئی ظاہر
کہ محبوبان رب میں سب سے عالی مرتبہ تم ہو

علو رتبہ سرکار عالی سب پہ روشن ہے
مکین لامکاں تم ہو شہ عرش علا تم ہو

شب معراج سے اے سید کل ہو گیا ظاہر
رسل ہیں مقتدی سارے، امام الانبیاء تم ہو

نہ ہوتے تم نہ ہوتے وہ، کہ اصل جملہ تم ہی تو ہو
خبر تھے وہ تمہاری ، میرے مولیٰ مبتدا تم ہو

تمہاری چاہنے والوں کو کچھ ایسی محبت ہے
ادھر ہو جائے وہ مولیٰ جدھر صدر الوریٰ تم ہو

تمہارے بعد پیدا ہو نبی کوئی نہیں ممکن
نبوت ختم ہے تم پر کہ ختم الانبیاء تم ہو

مگر ایسا نہ کیوں ہوتا کہ محشر میں یہ کھلنا تھا
شفیع مجرماں پیش خدا تنہا شہا تم ہو

گرفتار بلا حاضر ہوئے ہیں ٹوٹے ہوئے دل لے کر
کہ ہر بے کل کی کل ٹوٹے دلوں کا آسرا تم ہو

خبر لیجئے ، خدارا میرے مولیٰ مجھ سے بے کس کی
کہ ہر بے کس کے کس بے کس کے بس روحی فداتم ہو

مسلط کردیا تم کو خدا نے اپنے غیبوں پر
نبی مجتبیٰ تم ہو رسول مرتضےٰ تم ہو

چمک جائے دل نوریؔ تمہارے پاک جلوؤں سے
مٹا دو ظلمتیں دل کی مرے نور الہدیٰ تم ہو

قطعہ

حد بھر کا زیاں کار سیہ کار ہوں
امت میں بڑا سب سے گنہگار ہوں میں

پر دل کو ہے اپنے اس سے ڈھارس
فرماتا ہے اللہ کہ غفار ہوں میں

شمع رسالت

تو شمع رسالت ہے عالم ترا پروانہ
تو ماہ نبوت ہے اے جلوہ جانانہ

جو ساقی کوثر کے چہرے سے نقاب اٹھے
ہر دل بنے میخانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ

دل اپنا چمک اٹھے ایمان کی طلعت سے
کر آنکھیں بھی نورانی اے جلوۂ جانانہ

سرشار مجھے کردے اک جام لبا لب سے
تا حشر رہے ساقی آباد یہ میخانہ

تم آئے چھٹی بازی رونق ہوئی پھر تازی
کعبہ ہوا پھر کعبہ کر ڈالا تھا بت خانہ

مست مئے الفت ہے مدہوش محبت ہے
فرزانہ ہے دیوانہ ، دیوانہ ہے فرزانہ

میں شاہ نشیں ٹوٹے دل کو نہ کہوں کیسے
ہے ٹوٹا ہوا دل ہی مولا ترا کاشانہ

کیوں زلف معنبر سے کوچے نہ مہک اٹھیں
ہے پنجہء قدرت جب زلفوں کا تری شانہ

اس در کی حضوری ہی عصیاں کی دوا ٹھہری
ہے زہر معاصی کا طیبہ ہی شفاخانہ

ہر پھول میں بو تیری ہر شمع میں ضو تیری
بلبل ہے ترا بلبل پروانہ ہے پروانہ

پیتے ہیں تیرے در کا کھاتے ہیں تیرے در کا
پانی ہے ترا پانی ، دانہ ہے ترا دانہ

ہر آرزو بر آئے سب حسرتیں پوری ہوں
وہ کان ذرا دھر کر سن لیں میرا افسانہ

سنگ در جاناں پر کرتا ہوں جبیں سائی
سجدہ نہ سمجھ نجدی سر دیتا ہوں نذرانہ

گر پڑ کے یہاں پہونچا مر مر کے اسے پایا
چھوٹے نہ الٰہی اب سنگ در جانانہ

وہ کہتے نہ کہتے کچھ ، وہ کرتے نہ کرتے کچھ
اے کاش وہ سن لیتے مجھ سے مرا افسانہ

اے مفلسو نادارو، جنت کے خریدارو
کچھ لائے ہو بیعانہ کیا دیتے ہو بیعانہ

کچھ نیک عمل بھی ہیں یا یونہی اہل ہی ہے
دنیا کی بھی ہر شے کا تم لیتے ہو بیعانہ

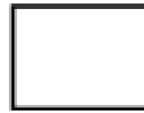
کچھ اس سے نہیں مطلب ہے دوست کہ دشمن
ہے
ان کو تو کرم اپنا ہو کہ بیگانہ

حب صنم دنیا سے پاک کر اپنا دل
اللہ کے گھر کو بھی ظالم کیا بت خانہ

تھے پاؤں میں بے خود کے چھالے تو چلا سر سے
ہشیار ہے دیوانہ ہشیار ہے دیوانہ

آنکھوں میں مری تو آ اور دل میں مرے بس جا
دل شاد مجھے فرما اے جلوۂ جانانہ







آباد اسے فرما ویراں ہے دل نوؔری
جلوے ترے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

سرکار کے جلووں سے روشن ہے دل نوؔری
تا حشر رہے روشن نوری کا یہ کاشانہ

مطلع انوار ہو جائے

کرم جو آپ کا اے سید ابرار ہو جائے
تو ہر بدکار بندہ دم میں نیکو کار ہو جائے

جو مومن دیکھے تم کو محرم اسرار ہو جائے
جو کافر دیکھ لے تم کو تو وہ دیندار ہو جائے

جو سر رکھ دے تمہارے قدموں پہ سردار ہو جائے
جو تم سے سر کوئی پھیرے ذلیل و خوار ہو جائے

جو ہو جائے تمہارا اس پہ حق کا پیار ہو جائے
بنے اللہ والا جو تیرا یار ہو جائے

اگر آئے وہ جان نور میرے خانہ دل میں
مہ و خاور مرا گھر مطلع انوار ہو جائے

غم و رنج و الم اور سب بلاؤں کا مداوا ہو
اگر وہ گیسوؤں والا مرا دلدار ہو جائے

عنایت سے مرے سر پر اگر وہ کفش پا رکھدیں
یہ بندہ تاجداروں کا بھی تو سردار ہو جائے

تلاطم کیسا ہی کچھ ہے مگر اے ناخدائے من
اشارا آپ فرما دیں تو بیڑا پار ہو جائے

جو ڈوبا چاہتا ہے وہ تو ڈوبا ہوا بیڑا
اشارا آپ کا پائے تو مولٰی پار ہو جائے

تمہارے فیض سے لاٹھی مثال شمع روشن ہو
جو تم لکڑی کو چاہو تیز تلوار ہو جائے

گنہ کتنے ہی اور کیسے ہی ہیں پر رحمت عالم
شفاعت آپ فرمائیں تو بیڑا پار ہو جائے

بھرم رہ جائے محشر میں نہ پلہ ہلکا ہو اپنا
الٰہی میرے پلے پر مرا غم خوار ہو جائے

اشارہ پائے تو ڈوبا ہوا سورج برآمد ہو
اٹھے انگلی تو مہ دو بلکہ دو دو چار ہو جائے

ترا تصدیق کرنے والا ہے اللہ کا مومن
ترا منکر وہ جس کو حق سے ہی انکار ہو جائے

مرے ساقی مئے پلا دے ایک عالم کو
جو باقی اور پیاسا ہے ترا میخوار ہو جائے

تمہارے حکم کا باندھا ہوا سورج پھرے الٹا
جو تم چاہو کہ شب دن ہو ابھی سرکار ہو جائے

قوافی اور مضامین اچھے اچھے ہیں ابھی باقی
مگر بس بھی کرو نورؔی نہ پڑھنا بار ہو جائے

قطعہ

ظالم ہوں جفا کار و ستم گر ہوں میں
عاصی و خطا کار بھی حد بھر ہوں میں

یہ سب ہے مگر پیاری ترے رحمت سے
سنی ہوں مسلمان مقرر ہوں میں

ان کا ارشاد ہے ارشاد خداوند جہاں

مرض عشق کا بیمار بھی کیا ہوتا ہے
جتنی کرتا ہے دوا درد سوا ہوتا ہے

کیوں عبث خوف سے اپنا دل اپنا ہوا ہوتا ہے
جب کرم آپ کا عاصی پہ شہا ہوتا ہے

جس کا حامی وہ شہ ہر دوسرا ہوتا ہے
قید و بند دو جہاں سے وہ رہا ہوتا ہے

ان کا ارشاد ہے ارشاد خداوند جہاں
یہ وہی کہتے ہیں جو رب کا کہا ہوتا ہے

بادشاہان جہاں ہوتے ہیں منگتا اسکے
آپکے کوچے کا شاہا جو گدا ہوتا ہے

پلہ نیکی کا اشارے سے بڑھا دیتے ہیں
جب کرم بندہ نوازی پہ تلا ہوتا ہے

سارا عالم ہے رضا جوئے خداوند جہاں
اور خدا آپ کا جویائے رضا ہوتا ہے

ہم نے یوں شمع رسالت سے لگائی ہے لو
سب کی جھولی میں انہیں کا تو دیا ہوتا ہے

از شہا تا بگدایان جہاں اہل عالم
آپ کے در پہ شہا عرض رسا ہوتا ہے

ایسی سرکار ہے بھر پور جہاں سے لیجئے
روز ایک میلہ نیا دیا پہ لگا ہوتا ہے

دونوں ہاتھوں سے لٹاتے ہیں خزانہ لیکن
جتنا خالی کریں اتنا ہی بھرا ہوتا ہے

کردہ نا کردہ اشارے میں تمہارے ہو جائے
بے کیا آپ کے صدقہ میں کیا ہوتا ہے

بیکس و بے بس و بے یار و مددگار جو ہو
آپ کے در سے شہا سب کا بھلا ہوتا ہے

ان سے دشمن کی مصیبت دیکھی نہیں جاتی
دشمنوں کے لئے جی ان کا برا ہوتا ہے

جگمگا اٹھتا ہے دل مرے ذرہ ذرہ
جب مرا جان قمر جلوہ نما ہوتا ہے

آپ محبوب ہیں اللہ کے ایسے محبوب
ہر محبّ آپ کا محبوب خدا ہوتا ہے

جس گلی سے تو گزرتا ہے مرے جان جناں
ذرہ ذرہ تیری خوشبو سے بسا ہوتا ہے

عرش علا سے کہیں بالا رتبہ اس کا
آپ کے قدموں سے سر جس کا لگا ہوتا ہے

پیا سو مژدہ ہو کہ وہ ساقی کوثر آئے
چین ہی چین ہے اب جام عطا ہوتا ہے

آستانے کے گداؤں کے لئے رحمت ہے — اور اعدا پہ شہا قہر خدا ہوتا ہے

کب گل طیبہ کی خوشبو سے بسیں گے دل وجاں — دیکھئے کرم کب باد صبا ہوتا ہے

دیکھئے غنچہ دل اپنا کھلے گا کب تک — دیکھئے کب دل پژمردہ ہرا ہوتا ہے

کب بہار چمن طیبہ نظر آتی ہے — دیکھئے کب دل پژمردہ ہرا ہوتا ہے

سربلندی اسے حاصل ہے جناب رب میں — جو کوئی در پہ ترے ناصیہ سا ہوتا ہے

دل تپا سوز محبت سے کہ سب میل چھٹے — تپنے کے بعد ہی سونا کھرا ہوتا ہے

کب مٹانے سے کسی کے خط تقدیر مٹے — ہو کے رہتا ہے جو قسمت کا لکھا ہوتا ہے

محو اثبات کی ہاں آپ نے قدرت پائی — تم جو چاہو تو برا آج بھلا ہوتا ہے

تیرا دیدار میسر ہو جسے نور خدا — اسے دنیا ہی میں دیدار خدا ہوتا ہے

وہ نہیں حشر میں جو ہو گا شہا بے پردہ — بلکہ جو آپ کے پردہ میں عطا ہوتا ہے

تیرا جلوہ نہیں اللہ کا جلوہ ہے وہ — تیری صورت سے خدا جلوہ نما ہوتا ہے

تو ہے آئینہ ذات احدی اے پیارے — یوں اسی کا ہے وہ جلوہ جو ترا ہوتا ہے

داغ دل میں جو مزہ پایا ہے نوری تم نے
ایسا دنیا کی کسی شے میں مزہ ہوتا ہے

وہ حسین کیا جو فتنہ اٹھا کر چلے

کون کہتا ہے آنکھیں چرا کر چلے — کب کس سے نگاہیں بچا کر چلے
کون ان سے نگاہیں لڑا کر چلے — کس کی طاقت کو آنکھیں ملا کر چلے
وہ حسین کیا جو فتنہ اٹھا کر چلے — ہاں حسیں تم ہو فتنے مٹا کر چلے
ان کے کوچہ میں منگتا صدا کر چلے — رحمت حق ہو ہر دم دعا کر چلے
قصہ غم سنایا سنا کر چلے — جان عیسیٰ دوا دو دعا کر چلے
رب کے بندوں کو رب سے ملا کر چلے — جلوۂ حق وہ ہم کو دکھا کر چلے
من رانی را الحق سنا کر چلے — میرا جلوہ ہے حق کا جتا کر چلے
جز بشر اور کیا دیکھیں خیرہ نظر — ایکم مثلی گو وہ سنا کر چلے
جگمگا ڈالیں گلیاں جدھر آئے وہ — جب چلے وہ تو کوچے بسا کر چلے
کیسا تاریک دنیا کو چمکا دیا — سارے عالم میں کیسی ضیا کر چلے
کوئی مانے نہ مانے یہ وہ جان لے — سیدھا رستہ وہ سب کو بتا کر چلے
کوڑیوں کوڑھیوں کے لئے کوڑھ دور — اچھا چنگا وہ خاصا بھلا کر چلے

یاد دامن سے مرجھائی کلیاں کھلیں — فیض سے اپنے غنچے کھلا کر چلے

شب کو شبنم کی مانند رویا کیے — صورت گل وہ ہم کو ہنسا کر چلے

بد سے بد کو لیا جس نے آغوش میں — کب کسی سے وہ دامن بچا کر چلے

جو کمینے تھے ان کو معزز کیا — وہ رذیلوں کو سینے لگا کر چلے

سب کو اسلام کا تم نے بخشا شرف — گرتے پڑتوں کو پیارے اٹھا کر چلے

این و آں اور چنیں و چناں سرورا — تیرے در سے سب اپنا بھلا کر چلے

جس کا ثانی ہوا اور نہ ہے اور نہ ہو — وہ عطا کر چلے وہ سخا کر چلے

عمر بھر اعدا ان کو ستایا کیے — اور وہ دشمنوں کو دعا کر چلے

سخت اعداء کو بھی عفو فرما دیا — رحمت حق کی شانیں دکھا کر چلے

جسم پرنور کا یوں تو سایا نہ تھا — اور پتھر میں نقشے جما کر چلے

مرتے دم سر در پاک پر رکھ دیا — اس ادا سے قضا ہم ادا کر چلے

جب قمر اک اشارے سے ٹکڑے کیا — بولے کافر وہ جادو سا کیا کر چلے

معجزوں کو وہ جادو بتاتے رہے — آپ اپنے پہ ظالم جفا کر چلے

جن کے دعویٰ تھے ہم ہی ہیں اہل زبان — سن کے قرآں زبانیں دبا کر چلے

گئے صحابی تھے پر تھی یہ ہیبت حق
گردنیں سارے کافر جھکا کر چلے

اور گردن کشی تو مارے گئے
سب نے جانا کہ ظالم خطا کر چلے

جن کو اپنا نہیں غم ہمارے لئے
دوڑے جھپٹے وہ پاؤں اٹھا کر چلے

ابھی میزان پر تھے ابھی پل پہ ہیں
پل میں گرتے بچائے بچا کر چلے

سر کوثر سنا شور پیاسوں کا جب
پہونچے شربت پلا یا پلا کر چلے

کسی جانب سے آئیں ندائیں حضور
مجرموں کی رہائی کا کیا کر چلے

دم میں پہنچے وہ حکم رہائی دیا
ان کو دوزخ سے پھیرا پھرا کر چلے

داغ دل ہم نے نوریؔ دکھا ہی دیا
درد دل کا فسانہ سنا کر چلے

چلو ہمیشہ کی لے لو بقا مدینے سے

پیام لے کے جو آئی صبا مدینے سے
مریض عشق کی لائی دوا مدینے سے

سنو تو غور سے آئی صدا مدینے سے
قریں ہے رحمت و فضل خدا مدینے سے

ملے ہمارے بھی دل کو جلا مدینے سے
کہ مہر و ماہ نے پائی ضیا مدینے سے

تمہاری ایک جھلک نے کیا اسے دلکش
فروغ حسن نے پایا شہا مدینے سے

تمام شاہ و گدا پل رہے ہیں اس در سے
ملی جہان کو روزی سدا مدینے سے

جو آیا لے کے گیا کون لوٹا خالی ہاتھ
بتا دے کوئی سنا ہو جولا مدینے سے

بتا دے کوئی کسی اور سے بھی کچھ پایا
جسے ملا جو ملا وہ ملا مدینے سے

وہ آیا خلد میں جو آگیا مدینے میں
گیا وہ خلد سے جو چلدیا مدینے سے

نہ چین پائے گا یہ غم زدہ کسی صورت
مریض غم کو ملے گی شفا مدینے سے

لگاؤ دل کو نہ دنیا میں ہر کسی شے سے
تعلق اپنا ہو کعبے سے یا مدینے سے

گدا کی راہ جہاں دیکھیں پھر نوا کیوں ہو
نواسے پہلے ملے بے نوا مدینے سے

چمن کے پھول کھلے مردہ دل بھی جی اٹھے
نسیم خلد سے آئی ہے یا مدینے سے

کرے گی مردوں کو زندہ یہ تشنوں کو سیراب
وہ دیکھو اٹھی کرم کی گھٹا مدینے سے

مدینہ چشمہء آب حیات ہے یارو
چلو ہمیشہ کی لے لو بقا مدینے سے

فضائے خلد کے قرباں مگر وہ بات کہاں
مل آئیں حضرت رضواں ذرا مدینے سے

ہمارے دل کو تو بھایا ہے طیبہ ہی زاہد
تمہیں ہے مکہ تو ہو گا سوا مدینے سے

چلے جو طیبہ سے مسلم تو خلد میں پہنچے
کہ سیدھا خلد کا ہے راستہ مدینے سے

تم ایک آن میں آئے گئے تمہارے لئے
دو گام بھی نہیں عرش علا مدینے سے

تمہارے قدموں پہ سر صدقے جان فدا ہو جائے
نہ لائے پھر مجھے میرا خدا مدینے سے

ترے حبیب کا پیارا چمن کیا برباد
الٰہی نکلے یہ نجدی بلا مدینے سے

ترے نصیب کا نوری ملے گا تجھ کو بھی
لے آئے حصہ یہ شاہ و گدا مدینے سے

جدھر نگاہ کرم ہو خدا ادھر ہو جائے

نگاہ مہر کو اس مہر کی ادھر ہو جائے
گنہ کے داغ مٹیں دل مرا قمر ہو جائے

جو قلب تیرہ پہ تیری کبھی نظر ہو جائے
تو ایک نور کا بقعہ وہ سر بسر ہو جائے

ہماری کشت امل میں کبھی تو پھل آئے
کبھی تو شجرہ امید بارور ہو جائے

کبھی تو ایسا ہو یا رب وہ در ہو اور یہ سر
کبھی تو ان کی گلی میں مرا گذر ہو جائے

ہمارا سر ہو خدایا حبیب کا در ہو
ہماری عمر الٰہی یونہی بسر ہو جائے

جو سچے دل سے کہے کوئی یا رسول اللہ ﷺ
مصیبتیں بھی ٹلیں ہر مہم بھی سر ہو جائے

مری مصیبتوں کا سلسلہ ابھی کٹ جائے
اشارہ ابروئے خم دار کا اگر ہو جائے

تڑپ رہے ہیں فراق حبیب میں عاشق
الٰہی راہ مدینہ کی بے خطر ہو جائے

جو آپ چاہیں تو ہیزم کو دم میں سبز کریں
کرم جو آپ کا ہو خلد کا شجر ہو جائے

خدا کے فضل سے ہر خشک و تر پہ قدرت ہے
جو چاہو ہو تر ہو ابھی خشک، خشک تر ہو جائے

عیاں ہے دبدبہ تیرا سموات و سما وہ سے
ہماری کھیتی بھی سوکھی ہے پیارے تر ہو جائے

جو کاسہ تاج کا لے کر تمہارے در پر آئے
تو بادشاہ حقیقت میں تاجور ہو جائے

ترے گداؤں کی پاپوش تاج سلطاں ہے
وہ جس کے سر پر رکھیں نعل تاجور ہو جائے

جو آپ ہوں مرے پلے پہ پھر مجھے کیا ڈر
جدھر نگاہ کرم ہو خدا ادھر ہو جائے

جو خواب میں کبھی تشریف لائیں جان قمر
تو ان کے نور سے معمور سارا گھر ہو جائے

خدا نے قلب حقیقت تمہارے ہاتھ کیا
جو شاخ لڑنے کو دو تیغ اور تبر ہو جائے

جو وقت وزن گراں پلہ ہو گناہوں کا
شفاعت آپ کی اس دم مری سپر ہو جائے

اندھیری شب میں کرم سے تمہارے اے سرور
عصا صحابہ کا فانوس راہ بر ہو جائے

خدا نے غیب تمہارے لئے حضور کیا
جو راز دل میں چھپے ہوں تمہیں خبر ہو جائے

وہ آئیں تیرگی ہو دور میرے گھر بھر کی
شب فراق کی یا رب کبھی سحر ہو جائے

حجاب اٹھیں جو مرقد سے ان کے روضہ تک
اندھیرا قبر کا مٹ جائے دوپہر ہو جائے

ترے حبیب کے دشمن ہیں اور خود تیرے
ہر ایک ان میں کافی النار والسقر ہو
جائے

کنار عاطفت ہاویہ میں اک اک جائے

جو ماں کی گود میں بیٹھے تو خوش پسر ہو جائے

سراپا آگ کے دریا میں ڈوب جائیں یہ
اگر حمیم کا دریا کمر کمر ہو جائے

چمک اٹھے مری قسمت کا تار اے نوریؔ
اگر وہ غیرت خورشید میرے گھر ہو جائے

شربت دید میری دوائی ہے

فوج غم کی برابر چڑھائی ہے
دافع تم تمہاری دہائی ہے

عمر کھیلوں میں ہم نے گنوائی ہے
عمر بھر کی یہی تو کمائی ہے

تم نے کب بات کوئی نبرائی ہے
تم سے جو آرزو کی بر آئی ہے

تم سے ہر دم امید بھلائی ہے
میٹ دیجئے جو ہم میں برائی ہے

تم نے کب آنکھ ہم کو دکھائی ہے
تم نے کب ہم سے آنکھ پھرائی ہے

تم کو عالم کا مالک کیا اس نے
جس کی مملوک ساری خدائی ہے

کس کے قبضے میں ہیں یہ زمین و زماں
کس کے قبضے میں پیارے خدائی ہے

تو خدا کا ہوا اور ہوا تیرا
تیرے قبضے میں ساری خدائی ہے

جب خود خدا تمہارا ہوا تو پھر
کون سی چیز ہے جو پرائی ہے

سب صفات خدا کے ہو تم مظہر
ایک قابو سے باہر خدائی ہے

تاج رکھا ترے سر رفعنا کا
کس قدر تیری عزت بڑھائی ہے

انبیا کو رسائی ملی تم تک
بس تمہاری خدا تک رسائی ہے

از زمیں تا فلک جن و انس و ملک
جس کو دیکھو تمہارا فدائی ہے

رشک سلطان ہے وہ گدا جس نے
تیرے کوچہ میں دھونی رسائی ہے

میری تقدیر کر دو بھلی تم نے
قدرت محو اثبات پائی ہے

میرا بیڑا کنارے لگے پیارے — نوح کی ناؤ کس نے ترائی ہے
آگ کو باغ کس نے کیا پیارے — تم نے ، تم نے ہی قدرت یہ پائی ہے
میرے دل کی لگی بھی بجھا دیجئے — نار نمرود کس نے بجھائی ہے
شرر افشانیاں کس کی ہیں عشق کی — آگ سینے میں جس نے لگائی ہے
کاش وہ حشر کے دن کہیں مجھ سے — نار دوزخ سے تجھ کو رہائی ہے
خوشبوئے زلف سے کوچے مہکے ہیں — کیسے پھولوں میں شاہا بسائی ہے
بات وہ عطر فردوس میں بھی نہیں — تیرے ملبوس نے جو سنگھائی ہے
پیارے خوشبو تمہارے پسینے کی — خلد کے پھولوں سے بھی سوائی ہے
اس رضا پر ہو مولیٰ رضائے حق — راہ جس نے تمہاری جلائی ہے
ناخدا باخدا آؤ بہر خدا — میری کشتی تباہی میں آئی ہے
ہیں یہ صدمے تری ہی فرقت کے — روزافزوں یہ درد جدائی ہے
طیبہ جاؤں وہاں سے نہ واپس آؤں — میرے جی میں تو اب یہ سمائی ہے
مر رہا ہوں تم آجاؤ جی اٹھوں — شربت دید میری دوائی ہے

شوق دیدار نوری میں اے نوؔری
روح کھنچ کر اب آنکھوں میں آئی ہے

میں نے مر کے حیات پائی ہے

تیری آمد ہے موت آئی ہے   جان عیسیٰ تری دہائی ہے
کیوں وطن اپنا چھوڑ آئی ہے   کیوں سفر کی مصیبت اٹھائی ہے
سیکڑوں آفتوں میں پھنسنے کو   کیوں بدن میں یہ جان آئی ہے
ان کے جلوے ہیں میری آنکھوں میں   اچھی ساعت سے موت آئی ہے
تم کو دیکھا تو دم میں دم آیا   آپ آئے کہ جان آئی ہے
مر رہا تھا تم آئے جی اٹھا   موت کیا آئی جان آئی ہے
اب تو آؤ کہ دم ہے لبوں پر   چہرے پر مردنی بھی چھائی ہے
آیئے وقت ہے یہ آنے کا   دیکھ لیں سب کی جاں پھر آئی ہے
زندگی میں نے پائی مر مر کے   میں نے جی جی کے موت پائی ہے
زندگی کیا تھی جس میں موت آئی   زندگی بعد مرگ پائی ہے
موت کا اب نہیں ذرا کھٹکا   زندگی شبھ گھڑی پائی سے ہے
مرتے ہی زندگی ملی مجھ کو   موت کے ساتھ جان آئی ہے
حسرت دید یار میں ہم نے   آج مر مر کے موت پائی ہے
جو حسیں دیکھا مر مٹا اس پہ   میں نے مر کے حیات پائی ہے

چین کی نیند آج سویا ہوں   موت آرام کی سلائی ہے

شامتوں نے تمہاری گھیرا ہے   موت تم کو یہاں پہ لائی ہے

ذبح کر ڈالا تو نے او ظالم   نفس تو ، تو نرا قصائی ہے

طاعت حق کا نام سنتے ہی   تجھ کو کم بخت موت آئی ہے

معصیت زہر ہے مگر اوندھے   تو نے سمجھا اسے مٹھائی ہے

کیا بگاڑا تھا تیرا کیوں بگڑا   زہر کی پیالی کیوں پلائی ہے

اچھے جو کام کرنے ہیں کر لو   جان اپنی نہیں پرائی ہے

نوری ہرگز نہیں ہے تو ناری   موت اسلام تو نے پائی ہے

واہ کیا بات آپ کی نوریؔ
کیا ہی اچھی غزل سنائی ہے

جہاں سے فیض کا دریا بہا ہے

بخط نور اس در پر لکھا ہے — یہ باب رحمت رب علا ہے
سر خیرہ جو اب در پر جھکا ہے — ادا ہے عمر بھر کی جو قضا ہے
مقابل در کے یوں کعبہ بنا ہے — یہ قبلہ ہے تو تو قبلہ نما ہے
در والا پہ اک میلا لگا ہے — عجب اس در کے ٹکڑوں میں مزا ہے
یہاں سے کب کوئی خالی پھرا ہے — سخی داتا کی یہ دولت سرا ہے
گدا تو ہے گدا جو بادشاہ ہے — اسے بھی تو اسی در سے ملا ہے
اسی سرکار کا منگتا ہے عالم — گدا اس در کا ہر شاہ و گدا ہے
یہاں سے بھیک پاتے ہیں سلاطیں — اسی در سے انہیں ٹکڑا ملا ہے
اسی در سے پلے گا پل رہا ہے — اسی گھر سے زمانہ پل چکا ہے
شب معراج سے ظاہر ہوا ہے — رسل ہیں مقتدی تو مقتدا ہے
خدائی کو خدا نے جو دیا ہے — اسی گھر سے اسی در سے ملا ہے
خدائے پاک تو گھر در سے ہے پاک — مگر یہ در در پاک خدا ہے
یہاں وہ باخدا ہے جلوہ فرما — جو شن کا جہاں کی ناخدا ہے
شہ عرش آستاں اللہ اللہ — تصور سے خدا یاد آ رہا ہے
یہ وہ محبوب حق ہے جس کی رویت — یقین مانو کہ دیدار خدا ہے
ید اللہ جس کا دست پاک ٹھہرا — وہ بیعت جس کی بیعت باخدا ہے
رمی جس کی رمی ٹھہری خدا کی — کتاب اللہ میں اللہ رمیٰ ہے
قسم قرآن میں جس کی رہ گذر کی — خدا نے یاد کی کیا مرتبہ ہے
وہی مطلوب جس کا ہر ہر انداز — وہی محبوب جس کی ہر ادا ہے
ہوا سے پاک جس کی ذات قدسی — وہ جس کی بات بھی وحی خدا ہے

نہیں کہتے ہوائے نفس سے کچھ — جو فرمائیں وہی وحی خدا ہے
چمک سے جن کے روشن ہے دو عالم — مہک سے جس کی ہر بستاں بسا ہے
وہ جلوہ جس سے حق ہے آشکارا — وہ صورت جو جمال حق نما ہے
وہ یکتا آئینہ ذات احد کا — وہ مرآت صفات کبریا ہے
وہ پیارا جس پہ رب ہے ایسا پیارا — کہ اس کے پیارے پر پیارا خدا ہے
وہ جس جا شہر بھی ہے ایسا پیارا — جہاں کی رات دن سے بھی سوا ہے
جہاں ہے بے ٹھکانوں کا ٹھکانا — جہاں شاہ و گدا سب کا ٹھیا ہے
دوا دکھ درد کی ہے خاک جس کی — معاصی کا جہاں دارالشفا ہے
کرم فرمایئے اے سرور دیں — جہاں منگتوں کی پیہم یہ صدا ہے
خزانے اپنے دے کے تم کو حق نے — نہ قاسم ہی کہ مالک کر دیا ہے
جسے جو چاہو جتنا چاہو دو تم — تمہیں مختار کل فرما دیا ہے
دو عالم بھیک لیتے ہیں یہاں سے — جو جس کے پاس ہے دیا تیرا ہے
نہ مانگیں تم سے ہم تو کس سے مانگیں — ہیں سب در بند بس یہ در کھلا ہے
میں در در کیوں پھروں در در سنوں کیوں — مرے سرور مرا کیا کیا سر پھرا ہے
عطا فرماتے ہو بے مانگے سب کچھ — یہ منگتا تم سے تم کو مانگتا ہے
تمہارا ملنا ملنا ہے خدا ہے — خدا مل جائے تو پھر کیا رہا ہے
عطا فرمایئے اپنے کرم سے — مرے مولیٰ جو دل کا مدعا ہے
یہی سرکار فیض آثار ہے وہ — جہاں سے فیض کا دریا بہا ہے
یہیں سے پاتے ہیں سب اپنے مطلب — ہر اک کے واسطے یہ در کھلا ہے
بہ ہر لحظہ بہ ہر ساعت بہ ہردم — در سرکار فیض آثار وا ہے
نہیں تقسیم میں تفریق کچھ بھی — کہ دشمن بھی یہیں کا کھا رہا ہے

یہ وہ در ہے ہوا ہے وہ بھی حاضر — جو اس سرکار کا دشمن چھپا ہے
سلام روستائی بے غرض نیست — وہ کیا تعظیم کو حاضر ہوا ہے
عقیدے میں تو اس کے شرک ہے یہ — دکھانے کو تقیہ کر لیا ہے
جلا ایمان سے ہوتی ہے دل پر — وہ اندھا شیشہ ہے جو بے جلا ہے
نہیں شیشہ نہیں وہ دل تو جس پر — خدا نے ختم فرما دی توا ہے
نہ ٹھہرے مطر حق کی بوند جس پر — لہابی کیا ہے اک چکنا گھڑا ہے
بہت بد فرقے پیدا ہو چکے ہیں — سبھی نے ایک نیا مذہب گھڑا ہے
جو مذہب اہل سنت کے علاوہ — بنا ہے وہ جہنم کا گھڑا ہے
جماعت پر ید رحمت ہے حق کا — جدا فرقہ جہنم میں گرا ہے
ہے ان میں ایک فرقہ سب سے بدتر — جسے شرک ازا مور عامہ ہے
نہیں جس سے موجد کوئی خالی — کوئی بھی اس کی زد سے بچ سکا ہے
ہر اک اس شرک سے ٹھہرا جو مشرک — جو ہے یا ہوگا یا آگے ہوا ہے
صحابہ خود نبی بلکہ خود اللہ — سبھی پر حکم شرک اس نے جڑا ہے
جسے بدعت کی لت اتنی پڑی ہے — کہ سنت کو بھی بدعت بولتا ہے
مئے بدعت سے ہے سرشار ایسا — کہ سب کچھ اس کو بدعت سوجھتا ہے
تھی اتنی تند مئے جس کے نشے میں — کہ خود اپنا ہی بھولا ہوا ہے
یہ خود ہے بدعتی مشرک یقیناً — مگر سنی کو بدعی جانتا ہے
ہیں اس کے شرک و بدعت اہلے گہلے — سراپا جن میں خود ڈوبا ہوا ہے
یہ ایسا اس کا حکم شرک و بدعت — اسے ساون کے اندھے کا ہرا ہے
ہے سنی آئینہ جو اس نے دیکھا — نظر اپنا ہی چہرہ آ گیا ہے
اسے من ابتدع تو رہ گیا یاد — مگر من سن یہ بھولا ہوا ہے

خود اپنے فتووں سے آپ ہے مشرک
نہ بس مشرک ہی یہ مشرک جنا ہے

نہیں باپ ہی مشرک کہ جد بھی
اور اس کا جد جہاں تک سلسلہ ہے

کھلی تنقیصیں محبوبانِ حق کی
یہ فرقہ برملا کرتا رہا ہے

کھلی توہین کی ہے خود خدا کی
کہ اس کو کذب پر قادر کیا ہے

یہ ممکن ہی کہا بلکہ یہاں تک
بڑھا ہے یہ واقع کہہ گیا ہے

نہ بس اک کذب پر ہی اس نے بس کی
کہ جہل و ظلم و سرقہ بھی کہا ہے

تمہیں حق نے دیئے ہیں وہ فضائل
کہ شرکت ان میں ہو جانا روا ہے

مماثل ہو نہیں سکتا تمہارا
تمہیں وہ فضل کل رب نے دیا ہے

تمہاری بے مثالی اس سے ظاہر
کہ محبوبِ خدا تم کو کیا ہے

محب کیا چاہتا ہے مثل محبوب
محب تو بے مثالی چاہتا ہے

مگر یہ فرقہ محبوبِ خدا کے
کروروں مثل ممکن مانتا ہے

یونہی ختم نبوت کا ہے مانع
شفاعت سے بھی منکر ہو گیا ہے

مسلمانوں کے ڈر سے لفظ مانے
مگر مضے کا مانع برملا ہے

جو معنی ان کے ماثور اب تک
صراحۃ سے انہیں رد کر رہا ہے

کہاں تک میں ظلم اس کے گناؤں
کہاں تک میں گنوں کیا کیا بکا ہے

نفی جس علم کی سرکار سے کی
اسی کو نص سے شیطاں کر دیا ہے

محیط ارض کا شیطان کو جب
یہ نص سے علم ثابت مانتا ہے

شریک ابلیس کو کرتا ہے حق کا
کہ شیطاں ہی کو یہ حق جانتا ہے

وہ کچھ مانے بہر صورت وہ خود ہی
بڑا مشرک بحکم خود بنا ہے

مجانین و صبی حیواں بہائم
یہ ان سب کے لئے بھی مانتا ہے

نبی غیر نبی میں فرق پوچھا
بتاؤ ان میں ان میں فرق کیا ہے

انہیں جیسا بتایا علم اقدس — کہا ہے بعض میں تخصیص کیا ہے
نفی شہ سے بوجہ شرک کی بھی — مگر پھر بھی اسی میں مبتلا ہے
جو قسمت میں لکھا کیوں نہ ہوتا — کہیں تقدیر کا لکھا مٹا ہے
کریں لاکھوں جتن ہوتا ہے وہ ہی — وہی ہو گا جو قسمت میں بدا ہے
خیال خر میں استغراق سے بد — جو تعظیم نبی کو جانتا ہے
اگر اس کو کوئی اتنا کہے گا — کہ وہ انساں نہیں خاصا گدھا ہے
بکھر جائیں گے اس پر کیسا کیسا — جنہیں تہذیب نو کا ادعا ہے
بیان عیب دشمن نعت ہی ہے — کہ قرآں میں بھی تو تبت یدا ہے
ضیائے کعبہ سے روشن ہیں آنکھیں — منور قلب کیسا ہو گیا ہے
ہماری حاضری نور علیٰ نور — کہ بعد حج ہمیں حاضر کیا ہے
ضیائے روضہ کا عالم کہوں کیا — کہ وہ تو نور کعبہ سے سوا ہے
یہاں محبوب رب ہے جلوہ آرا — وہاں بس اک تجلی کی ضیا ہے
ہے یہ تو وصل سے سرسبز دل شاد — وہ نار ہجر سے دل سوختا ہے
مہ و خور بھیک پاتے ہیں یہاں سے — ضیائے روضہ کا کہنا ہی کیا ہے
فضائے طیبہ کے قربان جاؤں — نسیم خلد ہی جس کی ہوا ہے
خفیف و خوش مزا بے مثل پانی — کہیں دنیا میں ایسا کب پیا ہے
زمین پاک وہ جس کو خدا نے — کتاب اللہ میں ارض اللہ کہا ہے
ہمیں تو طیبہ ہے جنت سے بڑھ کر — جہاں محبوب حق جلوہ نما ہے
قدم ہم جیسوں کے اس سر زمیں پر — کرم سرکار کا ہے اور کیا ہے
وطن کی ہر سہانی صبح نوریؔ — یہاں کی شام غربت پر فدا ہے

ثنا جس کی ثنائے کبریا ہے

مئے محبوب سے سرشار کردے — اویس قرنی کو جیسا کیا ہے

گما دے اپنی الفت میں کچھ ایسا — نہ پاؤں میں میں میں جو بے بقا ہے

پلا دے مئے کہ غفلت دور کر دے — مجھے دنیا نے غافل کر دیا ہے

عطا فرما دے ساقی جام نوری — لبالب جو چہیتوں کو دیا ہے

ثنا لکھنی ہے محبوب خدا کی — خدا ہی جن کی عظمت جانتا ہے

میں تیرے فیض سے کچھ لکھ سکوں گا — میں کیا ہوں اور مرا یارا ہی کیا ہے

سنا اے بلبل باغ مدینہ — ترانہ اور دل یہ چاہتا ہے

سنا نوری غزل اس کی ثنا میں
ثنا جس کی ثنائے کبریا ہے

خدا بھاتی تری ہر ہر ادا ہے

حقیقت آپ کی حق جانتا ہے — وہ وہم و فہم سے آقا ورا ہے
کچھ ایسا آپ کو حق نے کیا ہے — کہ خود وہ آپ کا طالب ہوا ہے
بلند اتنا تجھے حق نے کیا ہے — کہ عرش حق بھی تیرے زیر پا ہے
جو اوروں کے علو کی انتہا ہے — وہ سرکاری علو کی ابتدا ہے
خدا کی ذات تک تو ہی رسا ہے — کسی کا بھی یہ عالی مرتبہ ہے
نہ ہے تم سا نہ کوئی ہو گا آگے — نہ اے آقا کوئی تم سا ہوا ہے
ملائک میں رسل میں انبیاء میں — کوئی عرش علا تک بھی گیا ہے
تعالٰی اللہ تیری شان عالی — جلالت شان کی کیا انتہا ہے
نکالی زورق خورشید ڈوبی — اشارے سے قمر ٹکڑے کیا ہے
تمہیں ہو دوسرا میں سب سے بالا — بس اک اللہ ہی تم سے سوا ہے
تری صورت سے ہے حق آشکارا — خدا بھاتی تیری ہر ہر ادا ہے
نہیں ہو سکتا تجھ سے کوئی باہر — کہ تو ہی مبتدا و منتہا ہے
تو ہے نور خدا پھر سایہ کیسا — کہیں بھی نور کا سایہ پڑا ہے
تو ہے ظل خدا واللہ ، باللہ — کہیں سایہ کا بھی سایہ پڑا ہے
زمین پر تیرا سایہ کیسے پڑتا — ترا منسوب ارفع دائما ہے
خدا کا فضل اعظم آپ پر ہے — سکھا سب کچھ حق نے تمہیں دیا ہے
نہ منت تم پہ استادوں کی رکھی — تمہارا امی ہونا معجزہ ہے
ہتھیلی کی طرح پیش نظر ہے — ہوا جو ہو گا جو کچھ ہو رہا ہے
نہ کوئی راز پوشیدہ تم سے — نہ کوئی راز پوشیدہ رہا ہے
چھپا تم سے رہے کیونکر کوئی راز — خدا بھی تو نہیں تم سے چھپا ہے

مسلط غیب پر تو کیوں نہ ہوتا
نبی و مجتبیٰ و مرتضیٰ ہے

تری مرضی رضائے حق ہے مولیٰ
رضائے حق تری مرضی شہا ہے

گذر تیرا ہوا جس گلی سے
تری خوشبو سے ہر ذرہ بسا ہے

درودیں تم پر حق کی ہوں ہمیشہ
ہماری حق سے ہر دم یہ دعا ہے

درود اس پر ہو جس پر حق درودیں
بہر لحظہ بہ ہر دم بھیجتا ہے

سلام اس پر جو ہے مطلوب رب کا
سلام اس پر جو محبوب خدا ہے

سلام اس پر یہ بحر و بر ہیں جس کے
سلام اس پر جو شاہ دوسرا ہے

جس آقا کے ملائک ہیں سلامی
جو شاہ کرسی و عرش و علا ہے

خدا کی سلطنت کا جو ہے دولہا
سلام اس پر جو رحمت کا بنا ہے

جسے سنگ و شجر تسلیمیں کرتے
سلام اس پر جو ایسا بادشاہ ہے

سلام اس پر جو اول ہے رسل کا
سلام اس پر جو ختم الانبیاء ہے

سلام اول کا اول پر ہمیشہ
سلام باقی ہو جب تک بقا ہے

سلام آخر کا آخر پر ہو دائم
نہ بس عالم ہی تک جس کو فنا ہے

سلام ظاہر و باطن ہو اس پر
جو ظاہر ہو کے باطن ہو گیا

سلام اے جان رحمت ، کان نعمت
سلام اے کہ وہ شان حق نما ہے

رہے جلوہ تمہارا دل کے اندر
مرے پیارے یہ دل کا مدعا ہے

رہے پیش نظر وہ روئے انور
ترستی آنکھوں کی یہ التجا ہے

شراب دید سے دل شاد کیجئے
ہمارے درد کی یہ ہی دوا ہے

یہیں ہے بے ٹھکانوں کا ٹھکانہ
یہیں شاہ و گدا سب کا ٹھیا ہے

دم آخر تو آ جا جان عیسیٰ
ہیں ساقط نبضیں گھنگر بولتا ہے

دم آخر چلے آؤ خدارا
دکھا دو مرنے والا جی رہا ہے

ترے قدموں میں جس کو موت آئے — حیات جاوداں اس کی قضا ہے

ہٹا دیجئے رخ انور سے گیسو — اندھیرا قبر کا کالی بلا ہے

سنگھا دیجئے ہمیں وہ زلف مشکیں — صفت میں جس کی واللیل اذا سجیٰ ہے

دکھا دیجئے شہا پر نور چہرہ — صفت میں جس کی والشمس اور ضحی ہے

ترے قرباں اے زلف معنبر — ہمارے سر ہجوم بد بلا ہے

مرے سر سے بلائیں دور فرما — بلاؤں میں بندہ مبتلا ہے

نحیف و ناتواں سرکار ہیں ہم — بہت صبر آزما یہ ابتلا ہے

پریشان ہوں پریشانی کرو دور — بلاؤں میں یہ بندہ مبتلا ہے

نہ کیجئے دور اپنے در سے ہم کو — پڑا رہنے دو جو در پر پڑا ہے

شہید کربلا کا صدقہ دے دو — تو شہا دافع کرب و بلا ہے

پریشان ہوں پریشانی کرو دور — پریشاں سا پریشاں دل مرا ہے

پریشانی وطن کی یاد کے — پریشاں دل ابھی سے ہو رہا ہے

پریشانی ہے گوناگوں وطن میں — پریشاں ان کو فرما دو تو کیا ہے

یہاں کیوں کر نہ دل آرام پائے — جہاں آرام جان و دل مرا ہے

میں گھر جاؤں تو ان میں گھر نہ جاؤں — یہاں بس یہ تفکر ہو رہا ہے

رموز مصلحت سرکار جانیں — اگر واپس ہی فرمانا بھلا ہے

مگر اتنی گزارش کی اجازت — یہ بندہ دست بستہ چاہتا ہے

ہمیں پھر اپنے قدموں میں بلانا — یہی مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے

کہ پھر سرکار کے قدموں میں لائے — یہیں پر مرنے جینے میں مزا ہے

قیامت ہے قیامت ہے قیامت — جدھر دیکھو ادھر محشر بپا ہے

زمیں تانبے کی ہے سورج سروں پر — تپش سے بھیجا سر میں کھولتا ہے

ذرا سا بھی نہیں سایہ کہیں پر　　عرق اتنا بہا دریا بہا ہے
زبانیں سوکھی ہیں کانٹے جمے ہیں　　عطش سے حال ابتر ہو رہا ہے
کلیجے منہ کو آئے دم گھٹے ہیں　　الٹ کر دل گلے میں آ رہا ہے
سراپا کوئی تو غرق عرق ہے　　کسی کے منہ تک آ کے رہ گیا ہے
تڑپتا ہے کوئی بے چین ہو کر　　کوئی گر کر زمیں پر لوٹتا ہے
مثال ماہی بے آب کوئی　　کوئی جل کر کباب سوختہ ہے
عجب ہی کس مپرسی کا ہے عالم　　جسے دیکھو بھڑکتا بھاگتا ہے
زن و شو میں نہیں باقی تعارف　　نہ بھائی بھائی کو پہچانتا ہے
نہ کوئی آج حامی ہے نہ یاور　　کہیں کس سے ایسا ماجرا ہے
برے احوال ہیں اس روز اف اف　　بہت اہوال بہ کا سامنا ہے
کوئی ہانپے کوئی کانپے کراہے　　کوئی روتا کوئی چلا رہا ہے
ہے داروگیر کا ہنگامہ برپا　　بہت سخت آفتوں کا سامنا ہے
رسل بھی نفسی نفسی کہہ رہے ہیں　　حمایت کا کسے اب آسرا ہے
بندھے کی آس اپنی بعد ہر یاس　　اسی سے جو ہمارا آسرا ہے
اسی کے پاس سب پہنچے گے آخر　　وہ جس کا نام حامی مصطفیٰ ہے
شفاعت کا اسی کے سر ہے سہرا　　وہ اس بزم کا دولہا بنا ہے
چلو اے عاصیو کیوں کڑھ رہے ہو　　وہ محبوب خدا جلوہ نما ہے
ملول اے غم زدو تم کس لئے ہو　　وہ پیارا مصطفےٰ جب غمزدہ ہے
سنیں کے سننے والے اذھبو کے　　زبان پاک پر انا لھا ہے
مظالم کر لیں جتنے ہوویں ظالم　　نہ کر غم نوری کہ اپنا بھی خدا ہے

یہ پھل پھول لگنا تمہاری عطا ہے

دلوں کو یہی زندگی بخشتا ہے — ترا درد الفت ہی دل کی دوا ہے
گلستان دنیا کا کیا ذکر آقا — کہ طوطی ترا سدرہ پر بولتا ہے
مریض معاصی کو لے چل مدینہ — مدینہ ہی عصیاں کا دارالشفا ہے
جو واصل ہے تم تک تو واصل ہے حق تک — جو تم سے پھرا ہے وہ حق سے پھرا ہے
نماز اور روزے زکوٰۃ اور حج سب — ہیں مقبول سب جب تمہاری ولا ہے
عمل سے اکارت تمہارے عدو کے — کہ ارشاد ربی جعلنا ھبا ہے
محبت تمہاری، محبت خدا کی — عداوت تمہاری خدا سے دغا ہے
وہ کیسی ہی جھیلے مشقت ادا میں — ادا کچھ نہیں ہے وہ سب کچھ قضا ہے
محبت تمہاری ہے ایمان کی جاں — اگر یہ نہیں تو ایماں ہوا ہے
کرے لاکھ دعوائے ایمان دشمن — منافق کا دعوائے ایماں دغا ہے
خدا پر بھی ایماں اسی کو ہے حاصل — جسے جان ایمان تجھ سے ولا ہے
خدا کے یہاں ہے سرا فراز اتنا — تری بارگاہ میں جو جتنا جھکا ہے
اغثنا حبیب الالٰہ اغثنا — تباہی میں بیڑا ہمارا پھنسا ہے
یہ سچ ہے بد اعمالیوں ہی نے اپنی — ہمیں روز بد یہ دکھایا شہا ہے
بہت نام لیوا ہوئے قتل و غارت — خبر کیا نہیں تم سے کیا کچھ چھپا ہے
تصور میں بھی نہ تھے جو وہ مظالم — ہوئے اور ابھی تک وہی سلسلہ ہے
نہ دیکھا تھا جو چشم گردوں نے اب تک — ترے بندوں نے وہ ستم اب سہا ہے
چھنے مال و دولت ہوئے قتل و غارت — ہزاروں کا ناموس لوٹا گیا ہے
لکھو کھا گئے ٹھڈے سفاکیوں سے — مگر ظالم اب تک بھی گرما رہا ہے
جو حق چاہتا ہے یہ وہ چاہتے ہیں — جو یہ چاہتے ہیں وہ حق چاہتا ہے

مگر مولیٰ اب تو سزا پا چکے ہم
کرم کیجئے اب یہی التجا ہے

نکو کار بندے ہی کیا ہیں تمہارے
یہ بدکار بھی آپ ہی کا شہا ہے

نہ کیجئے نظر اس کی بدکاریوں پر
کرم کیجئے جو شعار آپ کا ہے

جو پہلے تھے آقا آج غلام ٹھہرے
غلام اپنے آقا کا آقا بنا ہے

وما ینطق عن ھوی سے ہے روشن
زبان مقدس پہ حق بولتا ہے

انہیں کی رسائی ہے ذات خدا تک
سوا ان کے کوئی بھی اس تک رسا ہے

دو عالم کو کردوں میں اس سر پہ صدقے
نثار مدینہ جو سر ہو چکا ہے

اگرچہ ہے مکہ کی عظمت مسلم
مگر میرا دل طیبہ ہی پر فدا ہے

ہے معراج قسمت حضور ہی یہاں کی
ہمیں آپ کا روضہ عرش علا ہے

نکو کار ہے آپ کا، بد ہے کس کا
وہ بھی آپ کا ہے جو بد ہے برا ہے

کہاں تک سہیں ہم مخالف کے طعنے
خبر لیجئے وقت صبر آزما ہے

مقدر کے تم ہو مقدر تمہارا
جو مرضی تمہاری ہے وہ قدر و قضا ہے

خدا کی جو مرضی وہ مرضی تمہاری
جو مرضی تمہاری خدا کی رضا ہے

ہے اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ اس کا
ترے ہاتھ میں ہاتھ جس نے دیا ہے

انا قاسم سے ہے روشن جہاں میں
جسے جو ملا وہ تمہارا دیا ہے

حبیب خدا ہے یہاں جلوہ فرما
یہ گنبد نہیں برج عرش خدا ہے

بتقدیر قادر مقدر وہ پایا
کہ مرضی ہی گویا قدر اور قضا ہے

یہاں بھیک لینے نہ کیوں آئے دنیا
شہنشاہ عالم کی دولت سرا ہے

خدا ہی کی قدر اس نے ہرگز نہ جانی
ترے رتبے میں جس کو چون و چرا ہے

نہ اہل نظر کا بنے سجدہ گہ کیوں
جہاں نقش پائے حبیب خدا ہے

اس در کا محتاج ہے سارا عالم
اسی در سے پلٹا ملے گا پلا ہے

یہ کون و مکاں ، یہ زمین و زماں سب
بنے تیری خاطر تو وجہ بنا ہے

بنایا تجھے ایسا خالق نے تیرے
کہ ذات خدا کا تو ہی آئینہ ہے

بنایا تمہیں اپنا مظہر خدا نے
جہانوں کو مظہر تمہارا کیا ہے

یہ چاہت ہے محبوب تیری خدا کو
جو تو چاہے وہ بھی وہی چاہتا ہے

کچھ ایسا سنوارا ہے تجھ کو خدا نے
کہ تو ہی خدائی کا دولہا بنا ہے

تمہارے ہی دم کی ہیں ساری بہاریں
تمہارے ہی دم سے یہ نشوو نما ہے

تمہارا ہی رنگ اور تمہاری ہی بو تو
ہے ان پھولوں میں ورنہ پھر اور کیا ہے

چمن ہونا سیراب و شاداب ہونا
یہ پھل پھول لگنا تمہاری عطا ہے

اسی دم سے آباد سارے جہاں ہیں
اسی دم سے سارا وجود بنا ہے

ہے زیر نگیں تیرے ملک الٰہی
تو ہی شاہ والائے قصر دنیٰ ہے

تو وہ تاجور ہے کہ تاج رفعنا
ترے فرق اقدس پہ حق نے دھرا ہے

مہ و خور چمکتے دمکتے ہی نہ ہیں
یہ تیری چمک ہے یہ تیری ضیا ہے

ستاروں کی آنکھوں میں ہے نور کس کا
تمہاری چمک ہے تمہاری ضیا ہے

حضور مفتیء اعظم ھند علیہ الرحمہ ایک نظر میں

ولادت:۔

۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۲ء بروز دوشنبہ

وطن مالوف:۔

محلّہ سوداگران بریلی شریف (انڈیا)

اسم گرامی:۔

تاریخی پیدائشی نام محمد ہے اور بحسب خواب آل الرحمٰن اور بحکم مرشد ابوالبرکات محی الدین جیلانی عرف مصطفٰے رضا ہوا۔

القاب و تخلص:۔

مفتی اعظم ہند، مفتی عالم، مفتیء اعظم، تاجدار اہلسنت، شہنشاہ، مظہر غوث اعظم، پرتو اعلیٰ حضرت جیسے آپ کو القاب ملے اور تخلص نوریؔ تھا۔

حسب و نسب:۔

نسباً پٹھان مسلکاً حنفی اور مشرباً قادری تھے۔

بیعت و خلافت:۔

شیخ کامل سیدنا ابوالحسین احمد نوری مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۳۱۱ھ کو صرف چھ ماہ کی عمر میں داخل سلسلہ فرمایا اور تمام سلاسل کی خلافت بھی عطا فرمائی اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی سے بھی آپ کو اجازت و خلافت حاصل تھی۔

تسمیہ خوانی:۔

۱۳۱۴ھ میں ہوئی۔

سلسلہ تعلیم:۔

جب سخن آموزی کی منزل عبور کر چکے تو آپ کو مرکز اہلسنت دار العلوم منظر اسلام میں داخل کر دیا گیا۔

ختم قرآن پاک:۔

آپ کے برادر اکبر حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں صاحب علیہ الرحمہ نے صرف تین سال میں تلاوت قرآن کی تکمیل کرا دی۔

درسیات:۔

استاذ الاساتذہ حضرت مولانا رحم الٰہی صاحب منگلوری و حضرت مولانا بشیر احمد صاحب علی گڑھی وغیرہم سے باقاعدہ درسیات کی تکمیل فرمائی۔

فراغت:۔

۱۸ سال کی عمر میں آپ نے جملہ علوم عقلیہ و فنون نقلیہ پر عبور حاصل کر لیا۔

اعلان ولایت:۔

۱۳۱۹ھ بزبان اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ

درس و تدریس:۔

فراغت تعلیم کے بعد آپ دار العلوم منظر اسلام میں مسند تدریس پر بھی فائز ہوئے۔

پہلا فتویٰ:۔

۱۳۲۸ھ مطابق ۱۹۱۰ء بعمر ۱۸ سال آپ نے سب سے پہلا فتویٰ مسئلہ رضاعت کا تحریر فرمایا۔

فتویٰ نویسی:۔

۷۲ سال تک مسلسل بے لوث فتویٰ نویسی کا کام انجام دیا۔

تاریخی فتویٰ:۔

آپ کا تاریخی فتویٰ رویت ہلال سے متعلق ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔

فتاویٰ جات:۔

مختلف مسائل پر ایک لاکھ سے زائد محققانہ فتاویٰ آپ کے قلم سے صادر ہوئے۔

عقد مسنون:۔

حضرت مولانا محمد رضا خاں صاحب برادر خورد حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہما کی اکلوتی صاحبزادی کے ساتھ ہوا جو ۱۶ جمادی الاٰخرہ ۱۴۰۵ھ/1985ء کو وصال فرماگئیں علیہا الرحمہ۔

اولاد:۔

ایک صاحبزادے حضرت محمد انوار رضا علیہ الرحمہ (جو پانچ سال کی عمر میں وصال فرما گئے تھے)اور دس صاحبزادیاں ہوئیں چار سال وصال فرماگئیں اور چھ بقید حیات ہیں۔

تلامذہ:۔

آپ کے چند تلامذہ آج بقید حیات ہیں اور برصغیر انڈو پاک میں دین متین کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

پہلا حج:۔

۱۳۲۳ھ/1905ء ہمراہ والد ماجد قدس سرہ

دوسرا حج:۔

۱۳۶۴ھ/1945ء میں ادا کیا (اس سن تک فوٹو کی قید نہیں تھی)

تیسرا حج:۔

۱۳۹۱ھ/1971ء میں مع اہلیہ محترمہ علیہا الرحمۃ بغیر فوٹو ادا کیا جو ایک تاریخی حج تھا۔

علم و فضل:۔

مفتیء اعظم علم ظاہر و باطن کے دریائے ذخار تھے جزئیات پر کافی عبور تھا اور فتویٰ نویسی ان کا آبائی ورثہ، مختصر یہ کہ وہ مجمع البحرین تھے اور علم و عرفان کے سنگم۔

شباہت:۔

سرکار مفتی اعظم ہند صورتاً اپنے والد ماجد فاضل بریلوی قدس سرہ کے بہت مشابہ تھے اور سیرتاً بھی ان کو دیکھو تو اعلیٰ حضرت کو دیکھو ان کے تقویٰ و طہارت و تقدیس میں جلوہ غوث اعظم نظر آتا تھا۔

نقش سراپا:۔

قد میانہ، چہرہ گول پرنور، آنکھیں بڑی بڑی کالی چمکدار بھنویں گنجان، پلکیں گھنی سفید ہالہ نما، رنگت سرخی مائل سفید گندمی، پتلے لب، چھوٹے دانت، ناک متوسط قدرے اٹھی ہوئی، کان متناسب قدرے دراز، رخسار بھرے گداز روشن، سر بڑا گول پیشانی کشادہ بلند، داڑھی گھنی سفید، مونچھ نہ بہت پست نہ اٹھی ہوئی، گردن معتدل، سینہ فراخ، ہاتھ لمبے، انگلیاں موزوں ہتھیلیاں بھری گداز، کلائیاں چوڑی، پاؤں متوسط، ایڑیاں گول، نحیف بدن۔

دورہ تبلیغ:۔

حضور مفتیء اعظم ہند قدس سرہ نے مدھیہ پردیش، جبل پور، اجمیر مقدس، رتلام، جاورہ، اندور، ناگپور۔ ٹیکم گڑھ، بمبئی، دہلی، کانپور، لکھنو، بھوالی، نینی تال، الہ آباد، گجرات اور یوپی، بہار بنگال وغیرہ کے اکثر مقامات کا دورہ فرمایا۔

خدمت خلق:۔

بلاتفریق مذہب وملت بے لوث لاکھوں تعویذ لکھ کر خدمت خلق کرتے رہے۔

رشد و ھدایت:۔

آپ کے دست حق پر سینکڑوں غیر مسلم مشرف باسلام ہوئے اور ہزاروں بدعقیدہ دولت ایمان سے مالا مال ہوئے نیز ۱۹۲۳ میں متھرا ضلع میں فتنہ ارتداد کو روکا، آگرہ میں آریہ کا مقابلہ کیا، اور ۱۳۴۳ھ/1924ء میں سردھانند کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ آل انڈیا سنی کانفرنس میں بھی تاریخ ساز کردار انجام دیا

شان تواضع:۔

دستخط میں ہمیشہ فقیر مصطفےٰ رضا قادری غفرلہ لکھتے خان نہیں

کشف و کرامت:۔

آپ کی بیشمار کرامتیں ہیں سب سے بڑی کرامت قرآن پاک وسنت رسول کی پیروی ہے۔

تعداد مریدین:۔

ہندو پاک کے علاوہ حجاز مقدس مصر، عراق، انگلستان، افریقہ، امریکہ، ترکستان، افغانستان وغیرہ کے بڑے بڑے علماء مشائخ بھی آپ کے مریدین میں شامل ہیں اور مریدین کی تعداد ایک کروڑ سے بھی زائد ہے جو نوری رجسٹر سے ظاہر ہے۔

خلفاء:۔

آپ کے خلفاء کی تعداد اتنی ہے جتنی کہ دوسرے بڑے بڑے پیروں کے مریدوں کی تعداد نہیں ہوتی ہے۔

شعر و شاعری:۔

آپ کی نعتیہ شاعری بھی خاندانی وراثت ہے جو اخلاص ومحبت اور عشق رسول ﷺ میں ڈوبی ہوئی ہے۔آپ کا مکمل دیوان "سامان بخشش" کے نام سے مقبول خاص عام ہے۔

تصنیفات:۔

تقریباً پچاس سے زائد مختلف موضوعات پر آپ کی تصنیفات کا ایک گراں قدر ذخیرہ موجود ہے ان میں فتاویٰ مصطفویہ مکمل دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

یادگار:۔

دار العلوم مظہر اسلام اور منظر اسلام نیز ایک مدرسہ واقع سٹی وغیرہ کی کارکردگیاپ کی زندہ یادگار ہے۔

خصوصیات:۔

آپ نے ہمیشہ سید کا احترام کیا، عورتوں کو کبھی بے پردہ نہ دیکھا نے شرع کو سخت فضیحت، نصیحت کرتے، تاحیات نماز کا بے حد خیال رکھا حتیٰ کہ ٹرین وبس چھوڑ دی اور نماز ادا فرمائی، ہر نماز مسجد میں باجماعت ادا کی، تہجد میں

رجال الغیب کی امامت فرمائی، سردی میں بھی وضو کیا، کھڑے ہو کر نماز پڑھی، تقویٰ لاجواب، فتویٰ باصواب تھا، آپ بے مثال مہماں نوازی فرماتے، غرضیکہ وہ پیدائشی ولی کامل تھے۔

لباس:۔

عمامہ زیادہ تر سفید بادامی، کرتا کلی دار، پائجامہ علی گڑھ، جبہ وصدری ٹوپی دوپلی کڑھی ہوئی، جوتا ناگرہ، چھڑی سینگ کی یا لکڑی کی۔

غذا:۔

چپاتی، شوربہ، فیرینی، رائتہ، لہسن کی چٹنی، کڑھی، چائے زیادہ گرم اور میٹھی اور پانی خوب ٹھنڈا استعمال فرماتے تھے۔

جلال حق:۔

ان کی بے مثال پرہیزگاری اور حق گوئی کا ایسا رعب وجلال تھا کہ حکومت ہندوسعودی عرب ہمیشہ گھبراتی رہی، قانون جہاں بدلتے رہے باطل سرنگوں رہا۔

وصال:۔

بعمر ۹۲ سال ۱۴ محرم ۱۴۰۲ھ 12 نومبر 1981ء شب پنجشنبہ ایک بجکر چالیس منٹ پر ہوا۔

شیخ المشائخ اور عظیم الشان سے سن ولادت ورحلت نکلتی ہے

۱۸۹۲ء ۱۴۰۲ھ